ایگری مارکیٹنگ راؤنڈ اپ

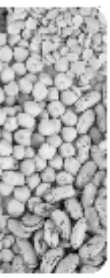
اگست 2016ء



ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ (مارکیٹنگ ونگ) حکومتِ پنجاب



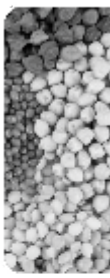














فہرست مضامین

1	گندم	4
2	مکئی	6
3	چاول باسمتی	9
4	چاول اری	13
5	چینی سفید	14
6	چنا سیاہ	16
7	ماش	18
8	مسور	20
9	مونگ	22
10	پیاز	24
11	آلو	27
12	ٹماٹر	29
13	سرخ مرچ	32

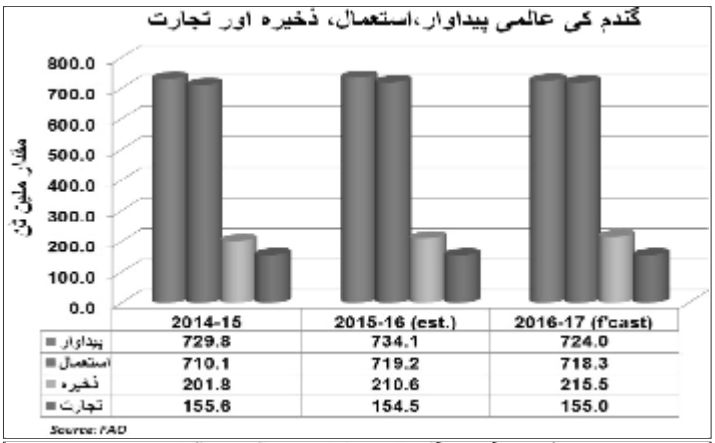
پیش لفظ

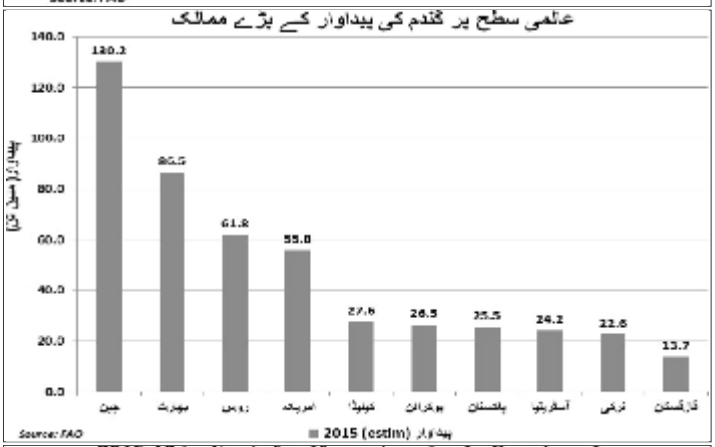
محکمہ زراعت مارکیٹنگ ونگ پنجاب، لاہور ہر ماہ ایگری مارکیٹنگ راؤنڈاپ شائع کرتا ہے جس میں تیرہ (13) اجناس گندم، مکئی، چاول باسمتی، چاول اری، چینی، چنا سیاہ، ماش، مسور، مونگ، پیاز، آلو، ٹماٹر اور سرخ مرچ کا مکمل تقابلی جائزہ پیش کیا جاتا ہے اس کے ساتھ ساتھ پنجاب کی مقامی منڈیوں کے ساتھ ساتھ بین الاقوامی منڈیوں میں زرعی اجناس کی قیمتوں کا موازنہ بھی دیا جاتا ہے۔ جبکہ گندم، مکئی، چاول، گنا وغیرہ کی عالمی سطح پر پیداوار، استعمال، تجارت اور اُس کے موجودہ ذخائر پر مشتمل معلومات بھی فراہم کی جاتی ہیں۔ مزید یہ کہ پنجاب کی بڑی منڈیاں لاہور، فیصل آباد، سرگودھا، ملتان، گوجرانوالہ، اوکاڑہ، راولپنڈی، رحیم یار خان ڈیرہ غازی خان اور بہاولپور سے روزانہ کی بنیاد پر زرعی اجناس کی قیمتیں اکٹھی کی جاتی ہیں۔ اِن قیمتوں کو اکٹھا کرنے کے بعد موجودہ ماہ کی اوسط قیمتوں کا گذشتہ ماہ کے ساتھ اور گذشتہ سال کے اُسی ماہ کے ساتھ موازنہ گراف اور گوشوارہ کی صورت میں پیش کیا جاتا ہے۔ اس سے زرعی اجناس کی قیمتوں میں اُتار چڑھاؤ کا باآسانی جائزہ لیا جاسکتا ہے۔ زرعی اجناس کی مقامی اور بین الاقوامی منڈیوں میں رسد، طلب اور اُن کی قیمتیں کو مدنظر رکھتے ہوئے سفارشات بھی مرتب کی جاتی ہیں۔ مارکیٹنگ راؤنڈاپ کاشتکاروں کو بغیر کسی معاوضہ کے مہیا کیا جاتا ہے تاکہ اُن کو زرعی اجناس کی مارکیٹنگ کے بارے میں آگاہ کیا جاسکے۔ مارکیٹنگ راؤنڈاپ سے زرعی اجناس کے کاروبار سے منسلک اشخاص، برآمد کنندگان، حکومتی اہلکار، ملز مالکان اور پالیسی میکر بھی مستفید ہوسکتے ہیں۔ لہٰذا مارکیٹنگ راؤنڈاپ کے قارئین سے التماس ہے کہ وہ اس ماہانہ راؤنڈاپ کو بہتر بنانے کے لئے اپنی قیمتی تجاویز سے آگاہ کریں تاکہ ان تجاویز کو مدنظر رکھ کر مارکیٹنگ راؤنڈاپ کو مزید بہتر کیا جاسکے۔ قارئین اس سلسلہ میں اپنی تجاویز محکمہ کی ویب سائٹ www.amis.pk یا ای میل ایڈریس amis_pk@yahoo.com پر بھی بھیجوائی جاسکتی ہیں۔ مزید یہ کہ مارکیٹنگ راونڈاپ کو محکمہ کی ویب سائٹ www.amis.pk سے ڈاؤن لوڈ بھی کیا جاسکتا ہے۔ یہ مارکیٹنگ راؤنڈاپ محمد اشرف ناظمِ زراعت (معاشیات وتجارت) کی زیرنگرانی ایگریکلچر مارکیٹنگ انفارمیشن سروس کی ریسرچ ٹیم کی معاونت سے تیار کیا گیا ہے۔

ڈاکٹر فرح مسعود
سپیشل سیکرٹری (مارکیٹنگ)
محکمہ زراعت، حکومت پنجاب

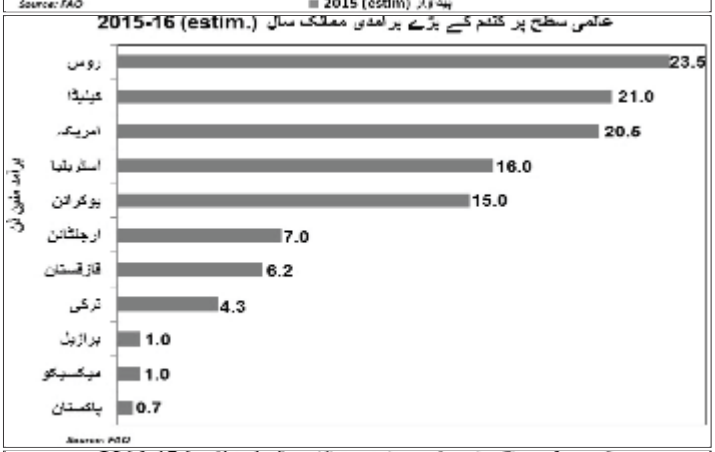
گندم

گندم کے عالمی پیداواری اعداد وشمار کے مطابق سال 15-2014 کے دوران گندم کی مجموعی عالمی پیداوار 729.8 ملین ٹن تھی جو کہ سال 16-2015 کے دوران بڑھ کر 734.1 ملین ٹن ہو جائے گی جبکہ سال 17-2016 کے دوران عالمی پیداوار 10 ملین ٹن کم ہو کر 724 ملین ٹن رہنے کی توقع ہے۔ سال 17-2016 کے دوران گندم کا عالمی استعمال 718.3 ملین ٹن رہنے کی توقع ہے جبکہ عالمی ذخائر 210.6 ملین ٹن سے بڑھ کر 215.5 ملین ٹن ہونے کی امید ہے مگر گندم کی عالمی تجارت میں 0.5 ملین ٹن اضافہ کے بعد 155 ملین ٹن ہونے کی توقع کی جارہی ہے۔

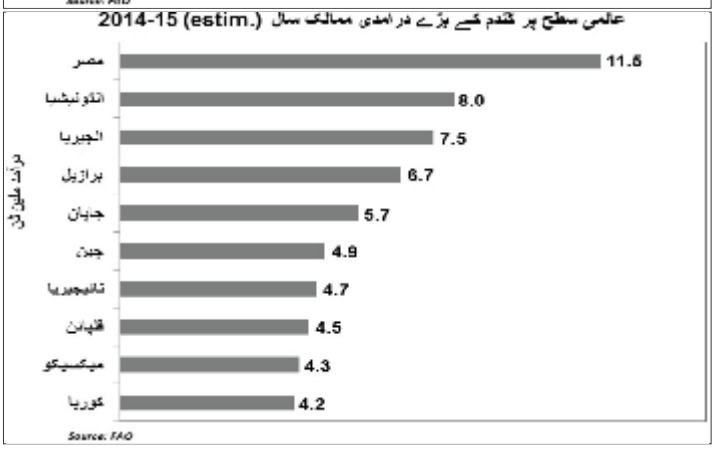




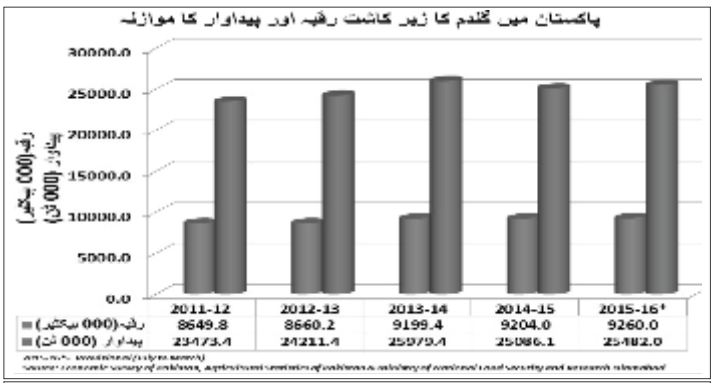
عالمی سطح پر گندم کے بڑے پیداواری ممالک میں چین 130.2 ملین ٹن گندم کی پیداوار کے ساتھ پہلے، بھارت 86.5 ملین ٹن پیداوار کے ساتھ دوسرے، روس 61.8 ملین ٹن پیداوار کے ساتھ تیسرے، امریکہ 55.8 ملین ٹن پیداوار کے ساتھ چوتھے، کینیڈا 27.6 ملین ٹن پیداوار کے ساتھ پانچویں، یوکرائن 26.5 ملین ٹن پیداوار کے ساتھ چھٹے، پاکستان 25.5 ملین ٹن پیداوار کے ساتھ ساتویں، آسٹریلیا 24.2 ملین ٹن پیداوار کے ساتھ آٹھویں، ترکی 22.6 ملین ٹن پیداوار کے ساتھ نویں اور قازقستان 13.7 ملین ٹن پیداوار کے ساتھ دسویں نمبر پر ہے۔



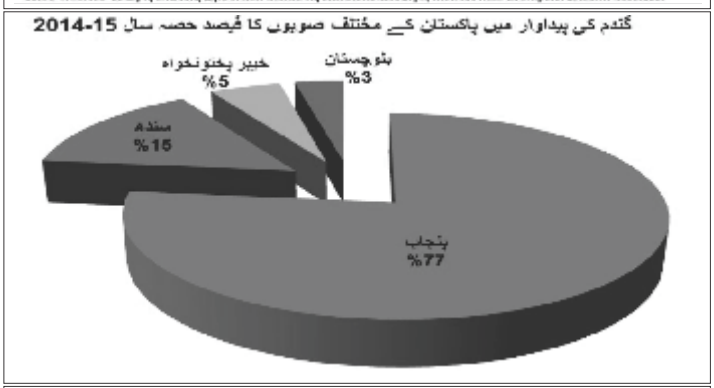
عالمی سطح پر گندم کے بڑے برآمدی ممالک میں روس 23.5 ملین ٹن گندم کی برآمد کے ساتھ پہلے، کینیڈا 21.0 ملین ٹن برآمد کے ساتھ دوسرے، امریکہ 20.5 ملین ٹن برآمد کے ساتھ تیسرے، آسٹریلیا 16.0 ملین ٹن برآمد کے ساتھ چوتھے، یوکرائن 15.0 ملین ٹن برآمد کے ساتھ پانچویں، ارجنٹائن 7.0 ملین ٹن برآمد کے ساتھ چھٹے، قازقستان 6.2 ملین ٹن برآمد کے ساتھ ساتویں، ترکی 4.3 ملین ٹن برآمد کے ساتھ آٹھویں، برازیل اور میکسیکو 1.0 ملین ٹن برآمد کے ساتھ بالترتیب نویں اور دسویں جبکہ پاکستان 0.7 ملین ٹن پیداوار کے ساتھ گیارہویں نمبر پر ہے۔



سال 15-2014 کے دوران گندم کے بڑے درآمدی ممالک میں مصر 11.5 ملین ٹن گندم کی درآمد کے ساتھ پہلے، انڈونیشیا 8.0 ملین ٹن کے ساتھ دوسرے، الجیریا 7.5 ملین ٹن کے ساتھ تیسرے، برازیل 6.7 ملین ٹن کے ساتھ چوتھے، جاپان 5.7 ملین ٹن کے ساتھ پانچویں، چین 4.9 ملین ٹن کے ساتھ چھٹے، نائیجیریا 4.7 ملین ٹن کے ساتھ ساتویں، فلپائن 4.5 ملین ٹن کے ساتھ آٹھویں، میکسیکو 4.3 ملین ٹن گندم کی درآمد کے ساتھ نویں جبکہ کوریا 4.2 ملین ٹن کے ساتھ دسویں نمبر پر ہے۔

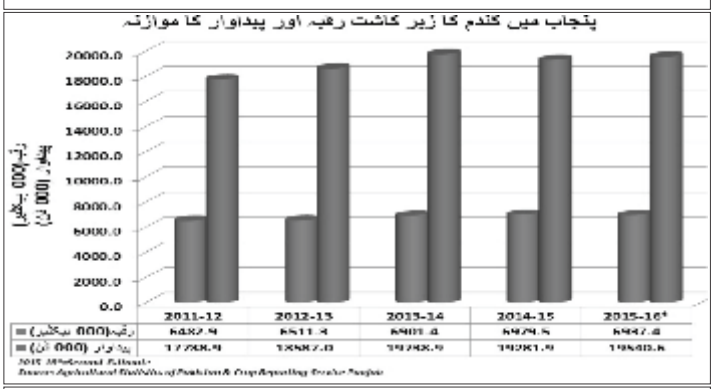


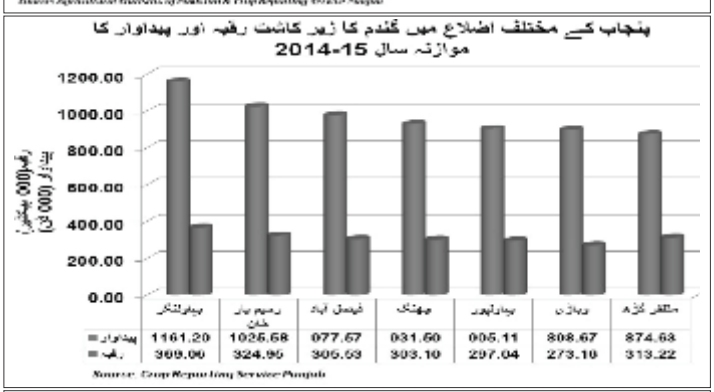
پاکستان میں گندم کی پیداوار میں گذشتہ پانچ سالوں کے دوران مجموعی طور پر استحکام دیکھنے میں آیا۔ سال 12-2011 کے دوران گندم کی مجموعی ملکی پیداوار 23.473 ملین ٹن ریکارڈ کی گئی جو کہ سال 14-2013 کے دوران بڑھ کر 25.979 ملین ٹن کی سطح پر پہنچ گئی۔ سال 15-2014 کے دوران گندم کی ملکی پیداوار 25.086 ملین ٹن کی سطح پر ریکارڈ کی گئی۔ جبکہ سال 16-2015 کے دوران معمولی اضافہ کے بعد 25.482 ملین ٹن ہونے کی توقع ہے۔



سال 15-2014 میں گندم کی مجموعی ملکی پیداوار میں صوبہ پنجاب 77 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے، صوبہ سندھ 15 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے، صوبہ خیبر پختونخواہ 5 فیصد حصہ کے ساتھ تیسرے اور صوبہ بلوچستان 3 فیصد حصہ کے ساتھ چوتھے نمبر پر ہے۔

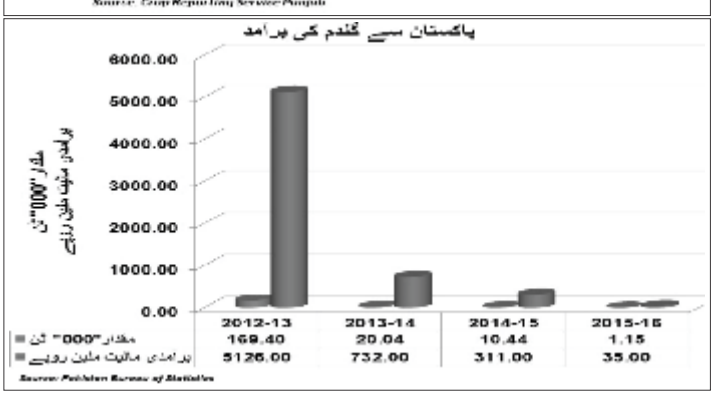
صوبہ پنجاب میں بھی گندم کی پیداوار میں معمولی اتار چڑھاؤ دیکھا گیا مگر مجموعی طور پر گندم کی پیداوار میں استحکام دیکھنے کو ملا۔ سال 14-2013 کے دوران گندم کی پیداوار 19.739 ملین ٹن ریکارڈ کی گئی۔ جو کہ سال 15-2014 کے دوران معمولی کمی کے بعد 19.282 ملین ٹن کی سطح پر آ گئی۔ سال 16-2015 کے دوران 1.3 فیصد اضافے کے ساتھ 19.541 ملین ٹن ہونے کی توقع ہے

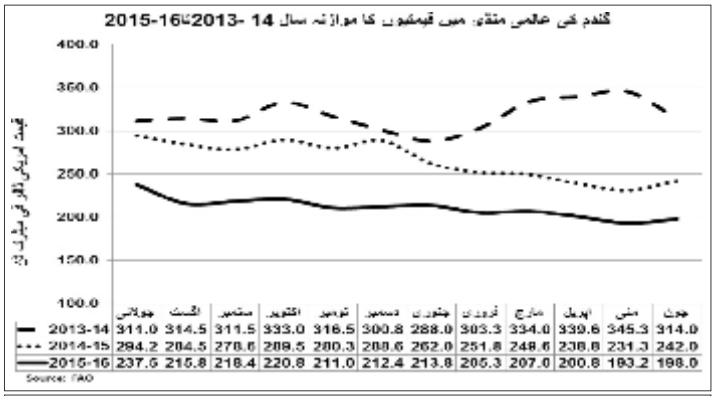


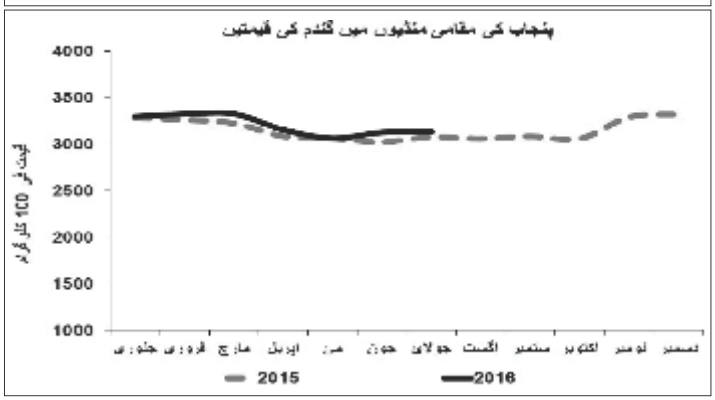


سال 15-2014 کے دوران صوبہ پنجاب میں گندم کے بڑے پیداواری اضلاع میں بہاولنگر پہلے، رحیم یار خان دوسرے، فیصل آباد تیسرے، جھنگ چوتھے، بہاولپور پانچویں، وہاڑی چھٹے اور مظفر گڑھ ساتویں نمبر پر ہے۔

پاکستان ہر سال گندم کی کچھ مقدار دوسرے ممالک کو برآمد بھی کرتا ہے۔ سال 13-2012 کے دوران پاکستان نے 1,69,403 ٹن گندم برآمد کی تھی۔ سال 14-2013 کے دوران صرف 20,037 ٹن گندم برآمد کی گئی۔ سال 15-2014 کے دوران گندم کی برآمد مزید کم ہوکر 10,441 ٹن کی سطح پر آ گئی جبکہ سال 16-2015 کے دوران اس میں بہت زیادہ کمی واقع ہوئی اور یہ صرف 1145 ٹن رہ گئی۔







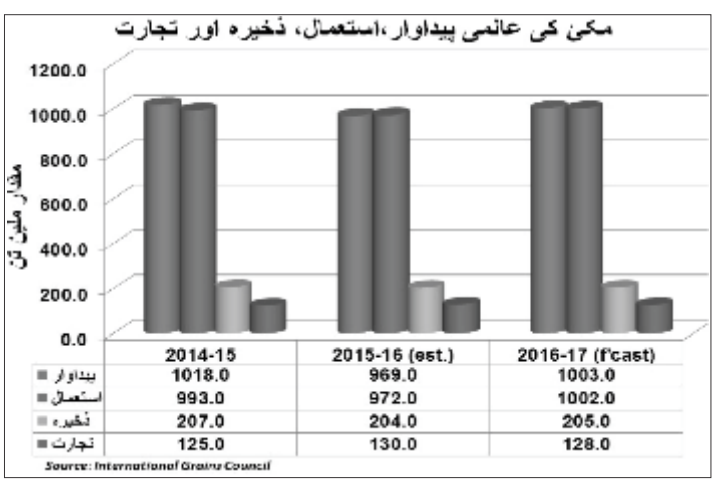
گندم کی عالمی قیمتوں میں گذشتہ چند سالوں سے مسلسل کمی کا رجحان ہے۔ جون 2014 میں گندم کی عالمی قیمت 314 امریکی ڈالر فی ٹن تھی جو کہ مسلسل کم ہوتے ہوئے جون 2016 میں 198 امریکی ڈالر فی ٹن کی سطح پر آچکی ہے۔

صوبہ پنجاب کی بڑی منڈیوں میں جون کے مہینہ میں گندم کی اوسط قیمت 3128 روپے فی سو کلوگرام تھی جو کہ جولائی میں معمولی اضافے کے ساتھ 3135 روپے فی سو کلوگرام ہوگئی اس طرح گذشتہ ماہ کے مقابلہ میں شرح اضافہ 0.25 فیصد ریکارڈ کیا گیا۔ جبکہ گذشتہ سال جولائی کی قیمتوں کی نسبت 1.82 فیصد اضافہ دیکھنے میں آیا۔ درج ذیل گوشوارہ میں جولائی کی قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال کی جولائی کی قیمتوں کے ساتھ موازنہ دیا گیا ہے۔ گندم کے وافر ذخائر موجود ہونے کی وجہ سے آنے والے دنوں میں گندم کی رسد اور قیمتوں میں استحکام رہے گا۔

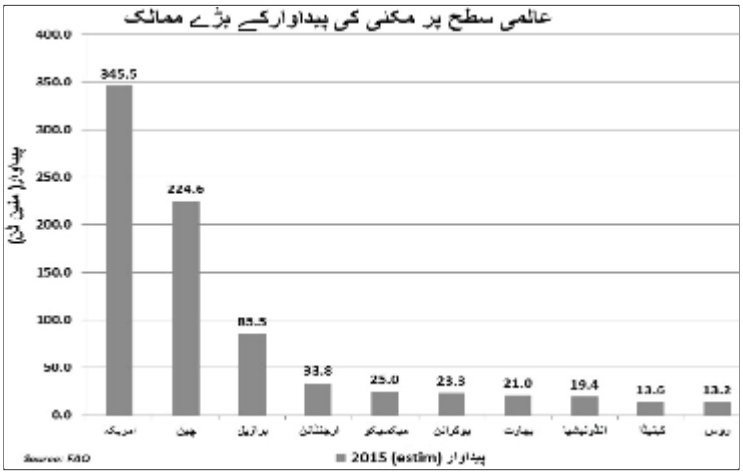
قیمت روپے فی 100 کلوگرام

منڈی	جولائی (2016) کی قیمتیں	جون (2016) کی قیمتیں	جولائی (2015) کی قیمتیں	جولائی (2016) کی فیصد قیمتوں کا جون (2016) سے موازنہ	جولائی (2016) کی فیصد قیمتوں کا جولائی (2015) سے موازنہ
لاہور	3050	3050	3099	0.00	-1.58
فیصل آباد	3188	3188	3089	0.00	3.19
سرگودھا	3097	3068	3116	0.94	-0.63
ملتان	3172	3108	3129	2.06	1.39
گوجرانوالہ	3150	3130	3117	0.66	1.05
اوکاڑہ	3155	3081	3063	2.38	3.00
راولپنڈی	3135	3315	3104	-5.43	1.00
رحیم یار خان	3070	3057	3059	0.43	0.34
بہاولپور	3079	3034	2988	1.48	3.06
ڈیرہ غازی خان	3250	3250	3026	0.00	7.42
اوسط	**3135**	**3128**	**3079**	**0.25**	**1.82**

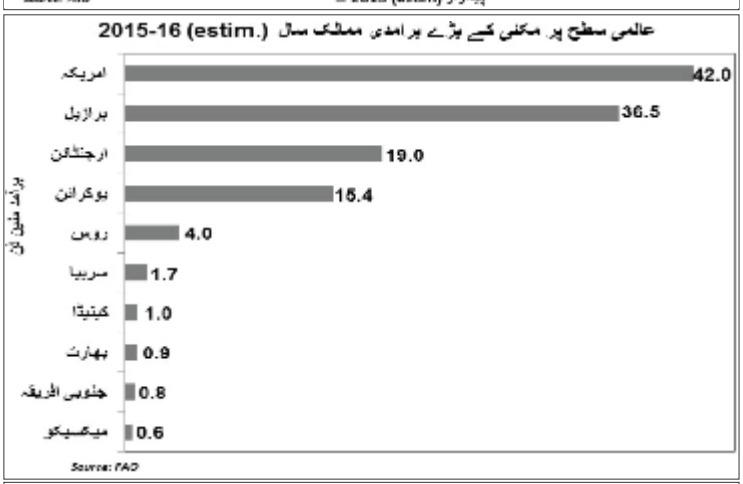
مکئی



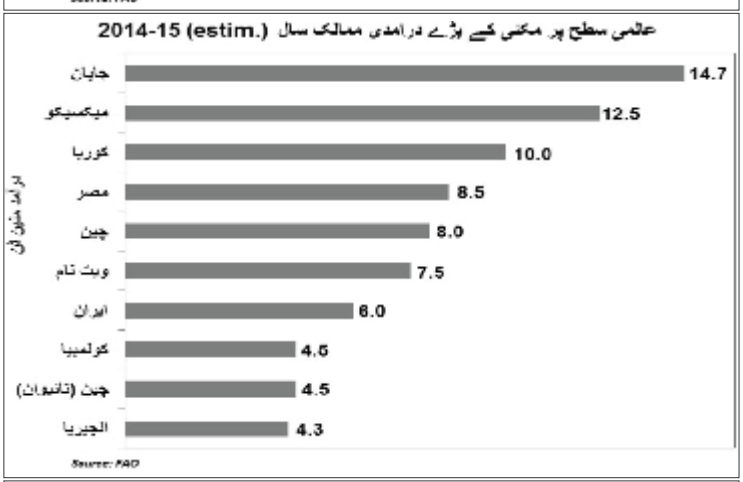
مکئی کے عالمی پیداواری اعداد و شمار کے مطابق سال 15-2014 کے دوران مکئی کی عالمی پیداوار 1018 ملین ٹن ریکارڈ کی گئی۔ جو کہ سال 16-2015 کے دوران کم ہو کر 969 ملین ٹن کی سطح پر پہنچ گئی جبکہ سال 17-2016 کے دوران عالمی پیداوار بڑھ کر 1003 ملین ٹن کی سطح پر آنے کی توقع ہے۔ سال 17-2016 کے دوران مکئی کا عالمی استعمال گذشتہ سال سے بڑھ کر 1002 ملین ٹن کے لگ بھگ رہے گا اور مکئی کے عالمی ذخائر بڑھ کر 205 ملین ٹن کی سطح پر آجائیں گے جبکہ مکئی کی عالمی تجارت 2 ملین ٹن کمی کے ساتھ 128 ملین ٹن کی سطح پر رہے گی۔



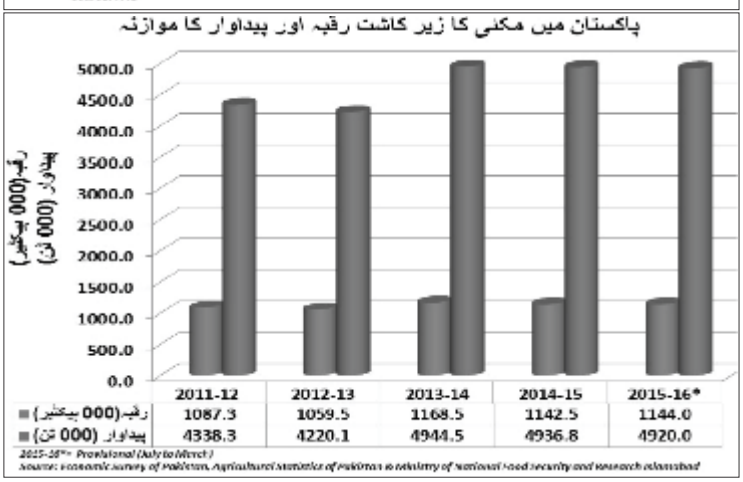
عالمی سطح پر مکئی کے بڑے پیداواری ممالک میں امریکہ 345.5 ملین ٹن مکئی کی پیداوار کے ساتھ پہلے، چین 224.6 ملین ٹن کے ساتھ دوسرے، برازیل 85.5 ملین ٹن کے ساتھ تیسرے، ارجنٹائن 33.8 ملین ٹن کے ساتھ چوتھے، میکسیکو 25.0 ملین ٹن کے ساتھ پانچویں، یوکرائن 23.3 ملین ٹن کے ساتھ چھٹے، بھارت 21.0 ملین ٹن کے ساتھ ساتویں، انڈونیشیا 19.4 ملین ٹن کے ساتھ آٹھویں، کینیڈا 13.6 ملین ٹن کے ساتھ نویں اور روس 13.2 ملین ٹن کے ساتھ دسویں نمبر پر ہے۔



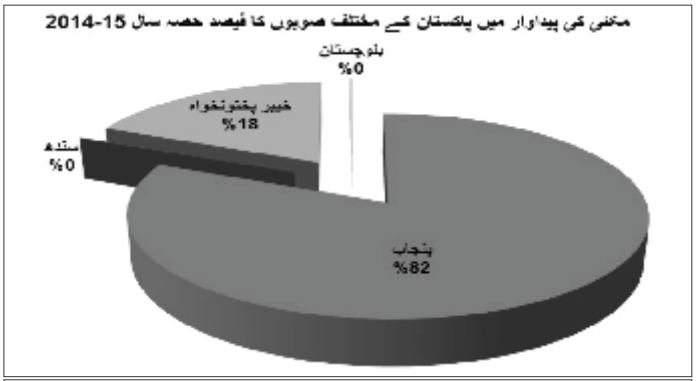
عالمی سطح پر مکئی کے بڑے برآمدی ممالک میں امریکہ 42.0 ملین ٹن مکئی کی برآمد کے ساتھ پہلے، برازیل 36.5 ملین ٹن کے ساتھ دوسرے، ارجنٹائن 19.0 ملین ٹن کے ساتھ تیسرے، یوکرائن 15.4 ملین ٹن کے ساتھ چوتھے، روس 4.0 ملین ٹن کے ساتھ پانچویں، سربیا 1.7 ملین ٹن کے ساتھ چھٹے، کینیڈا 1.0 ملین ٹن کے ساتھ ساتویں، بھارت 0.9 ملین ٹن کے ساتھ آٹھویں، جنوبی افریقہ 0.8 ملین ٹن کے ساتھ نویں اور میکسیکو 0.6 ملین ٹن کے ساتھ دسویں نمبر پر ہے۔



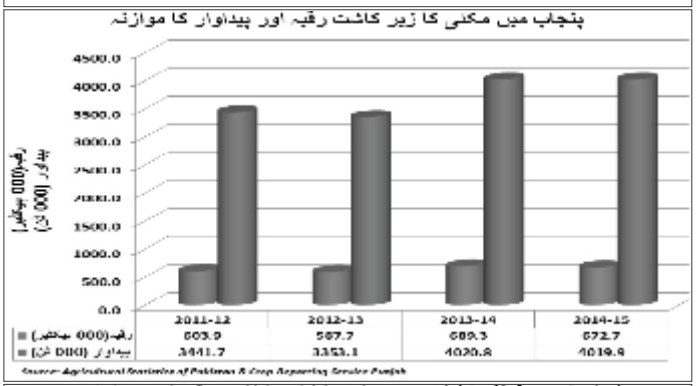
عالمی سطح پر مکئی کے بڑے درآمدی ممالک میں جاپان 14.7 ملین ٹن درآمد کے ساتھ پہلے، میکسیکو 12.5 ملین ٹن کے ساتھ دوسرے، کوریا 10.0 ملین ٹن کے ساتھ تیسرے، مصر 8.5 ملین ٹن کے ساتھ چوتھے، چین 8.0 ملین ٹن کے ساتھ پانچویں، ویت نام 7.5 ملین ٹن کے ساتھ چھٹے، ایران 6.0 ملین ٹن کے ساتھ ساتویں، کولمبیا اور تائیوان 4.5 ملین ٹن کے ساتھ بالترتیب آٹھویں اور نویں پر جبکہ الجیریا 4.3 ملین ٹن کے ساتھ دسویں نمبر پر ہے۔



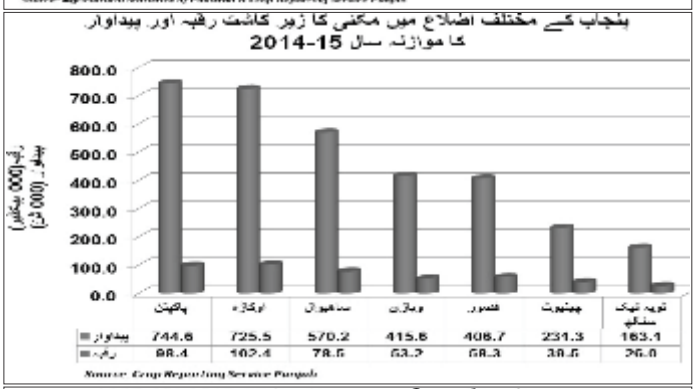
پاکستان میں مکئی کی مجموعی ملکی پیداوار میں مسلسل اضافے کا رجحان ہے۔ سال 13-2012 کے دوران مکئی کی مجموعی ملکی پیداوار 4.220 ملین ٹن ریکارڈ کی گئی۔ جبکہ سال 14-2013 کے دوران مکئی کی مجموعی پیداوار بڑھ کر 4.944 ملین ٹن ہوگئی جو کہ سال 15-2014 کے دوران معمولی سی کمی کے بعد 4.937 ملین ٹن کی سطح پر رہی اور سال 16-2015 کے دوران مزید کم ہوکر 4.920 ملین ٹن کی سطح پر آنے کی توقع ہے۔



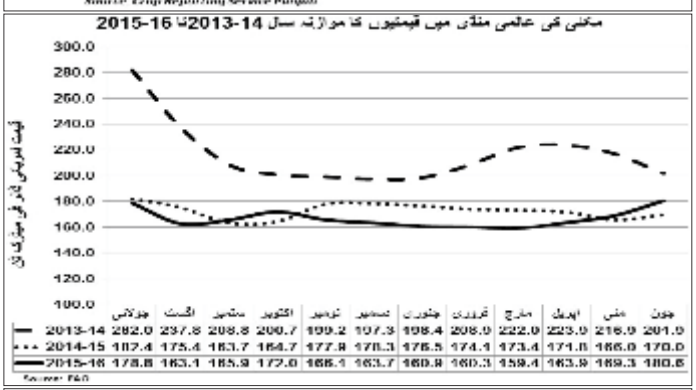
سال2014-15 کے مکئی کے پیداواری اعداد وشمار کے مطابق صوبہ پنجاب 82فیصد حصہ کے ساتھ پہلے، صوبہ خیبر پختونخواہ18 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے، صوبہ بلوچستان اور صوبہ سندھ مکئی کی مجموعی ملکی پیداوار میں حصہ نہ ہونے کے برابر ہے۔



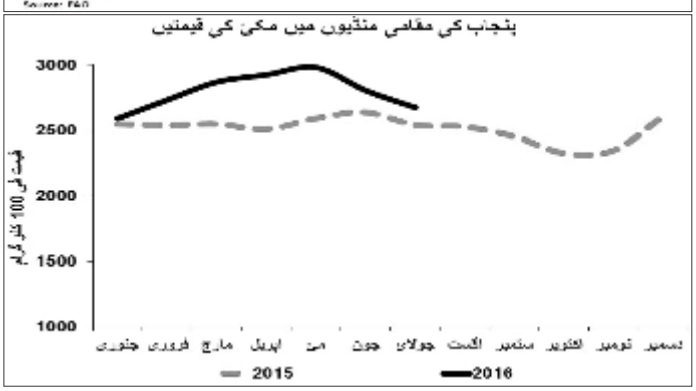
صوبہ پنجاب میں بھی مکئی کی پیداوار میں مسلسل اضافے کا رجحان ہے۔سال 2012-13 کے دوران مکئی کی مجموعی پیداوار3.353 ملین ٹن تھی جبکہ سال 2013-14 کے دوران بڑھ کر 4.021 ملین ٹن ہوگئی جو کہ سال 2014-15 کے دوران اپنی گذشتہ سال کی سطح4.020 ملین ٹن پر برقرار رہی۔



سال2014-15 کے دوران صوبہ پنجاب میں مکئی کے بڑے پیداواری اضلاع میں پاکپتن پہلے، اوکاڑہ دوسرے، ساہیوال تیسرے، وہاڑی چوتھے، قصور پانچویں، چنیوٹ چھٹے اور ٹوبہ ٹیک سنگھ ساتویں نمبر پر رہا۔



عالمی منڈی میں مکئی کی قیمتوں میں بھی مسلسل کمی کا رجحان ہے۔ جون 2014 کے دوران مکئی کی عالمی قیمت201.9 امریکی ڈالر فی ٹن تھی جو کہ جون2015 میں کم ہوکر170.0 امریکی ڈالر فی ٹن کی سطح پر آ گئی جبکہ جون 2016 کے دوران اضافے کے ساتھ180.6 امریکی ڈالر فی ٹن کی سطح پر آ گئی۔

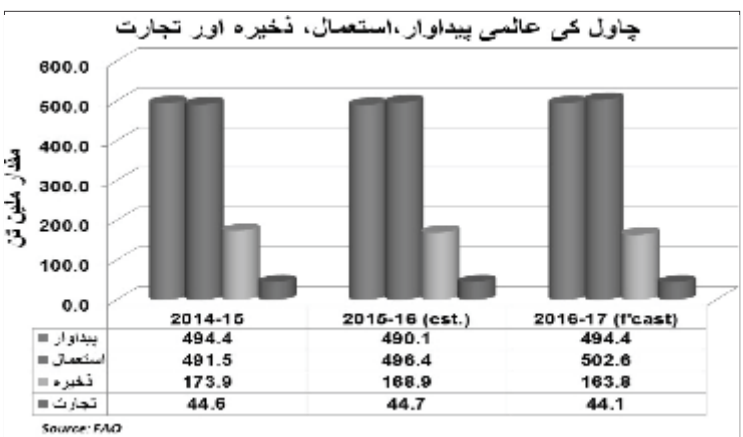


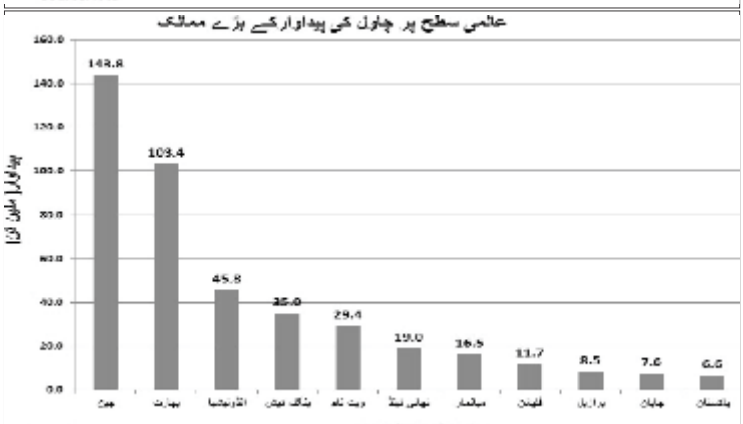
صوبہ پنجاب کی بڑی منڈیوں میں جون کے مہینہ میں مکئی کی اوسط قیمت 2805 روپے فی سوکلوگرام تھی جو کہ جولائی میں کم ہوکر2674 روپے فی سوکلوگرام ہوگئی۔ گذشتہ ماہ کے مقابلہ میں شرح کمی 4.37 فیصد ریکارڈ کی گئی۔جبکہ گذشتہ سال جولائی کی قیمتوں کی نسبت8.50 فیصد اضافہ دیکھنے میں آیا۔درج ذیل گوشوارہ میں جولائی کی قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال کی جولائی کی قیمتوں کے ساتھ موازنہ دیا گیا ہے۔آنے والے دنوں میں مکئی کی قیمتیں موجودہ سطح پر برقرار رہے گی۔

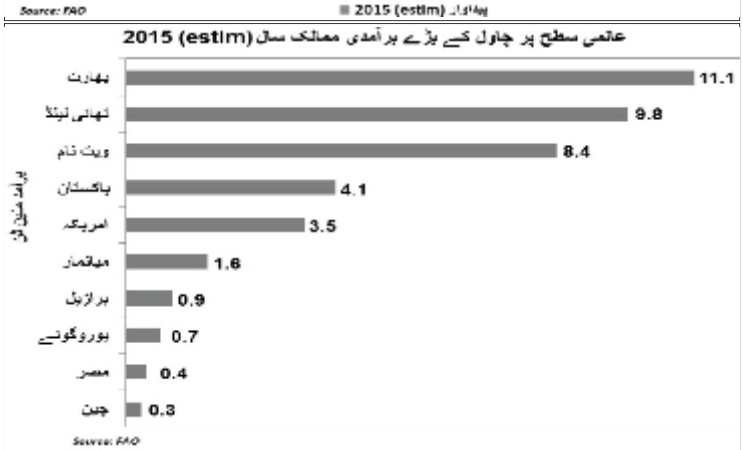
قیمت روپے فی 100 کلوگرام

منڈی	جولائی (2016) کی قیمتیں	جون (2016) کی قیمتیں	جولائی (2015) کی قیمتیں	جولائی (2016) کی فیصد قیمتوں کا جون (2016) سے موازنہ	جولائی (2016) کی فیصد قیمتوں کا جولائی (2015) سے موازنہ
لاہور	3100	3100	2100	0.00	47.62
فیصل آباد	2344	2519	2277	-6.98	2.91
سرگودھا	2264	2448	2068	-7.51	9.49
ملتان	2573	3399	3570	-24.30	-27.93
گوجرانوالہ	3360	3296	3842	1.95	-12.54
اوکاڑہ	2108	2186	1885	-3.57	11.82
راولپنڈی	3083	3250	2650	-5.13	16.34
رحیم یار خان	2156	2156	2100	0.00	2.66
بہاولپور	2850	2798	2400	1.86	18.74
ڈیرہ غازی خان	2900	2900	2503	0.00	15.84
اوسط	**2674**	**2805**	**2540**	**-4.37**	**8.50**

چاول باسمتی





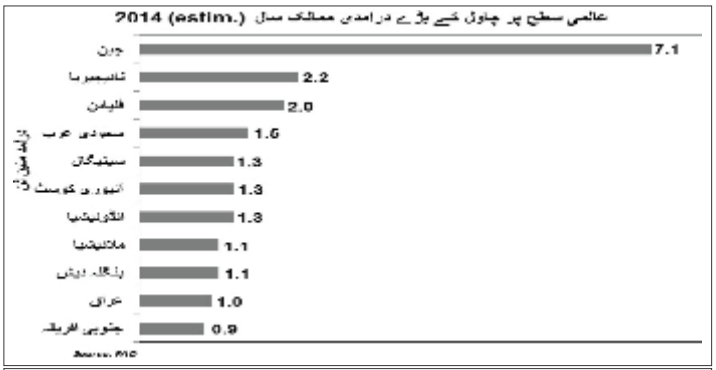


سال 17-2016 کے دوران عالمی سطح پر چاول کی مجموعی پیداوار میں اضافہ متوقع ہے۔ سال 15-2014 کے دوران چاول کی عالمی پیداوار 494.4 ملین ٹن ریکارڈ کی گئی جو کہ سال 16-2015 کے دوران کم ہو کر 490.1 ملین ٹن کی سطح پر آ گئی۔ جس میں سال 17-2016 کے دوران 4 ملین ٹن اضافہ ریکارڈ کیا جا رہا ہے اور پیداوار بڑھ کر دوبارہ 494.4 ملین ٹن کی سطح پر آ جائے گی۔ چاول کا عالمی استعمال 496.4 ملین ٹن سے بڑھ کر 502.6 ملین ٹن کی سطح پر پہنچ جائے گا۔ جبکہ چاول کے عالمی ذخائر میں تقریباً 5 ملین ٹن کمی کا خدشہ ہے اور کمی کے بعد چاول کے عالمی ذخائر 163.8 ملین ٹن رہ جائیں گے۔ جبکہ چاول کی عالمی تجارت 44.1 ملین ٹن کی سطح پر آ جائے گی۔

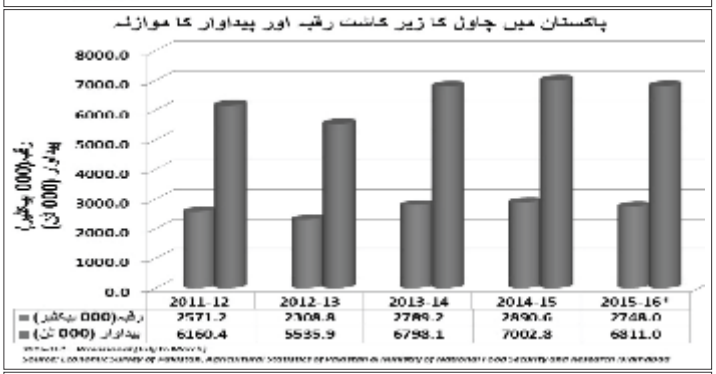
عالمی سطح پر چاول کے بڑے پیداواری ممالک میں چین 143.8 ملین ٹن کے ساتھ پہلے، بھارت 103.4 ملین ٹن کے ساتھ دوسرے، انڈونیشیا 45.8 ملین ٹن کے ساتھ تیسرے، بنگلہ دیش 35.0 ملین ٹن کے ساتھ چوتھے، ویت نام 29.4 ملین ٹن کے ساتھ پانچویں، تھائی لینڈ 19.0 ملین ٹن کے ساتھ چھٹے، میانمار 16.5 ملین ٹن کے ساتھ ساتویں، فلپائن 11.7 ملین ٹن کے ساتھ آٹھویں، برازیل 8.5 ملین ٹن کے ساتھ نویں، جاپان 7.6 ملین ٹن کے ساتھ دسویں جبکہ پاکستان 6.6 ملین ٹن کے ساتھ گیارھویں نمبر پر ہے۔

عالمی سطح پر چاول کے بڑے برآمدی ممالک میں بھارت 11.1 ملین ٹن برآمد کے ساتھ پہلے، تھائی لینڈ 9.8 ملین ٹن کے ساتھ دوسرے، ویت نام 8.4 ملین ٹن کے ساتھ تیسرے، پاکستان 4.1 ملین ٹن کے ساتھ چوتھے، امریکہ 3.5 ملین ٹن کے ساتھ پانچویں اور میانمار 1.6 ملین ٹن کے ساتھ چھٹے نمبر پر ہے۔

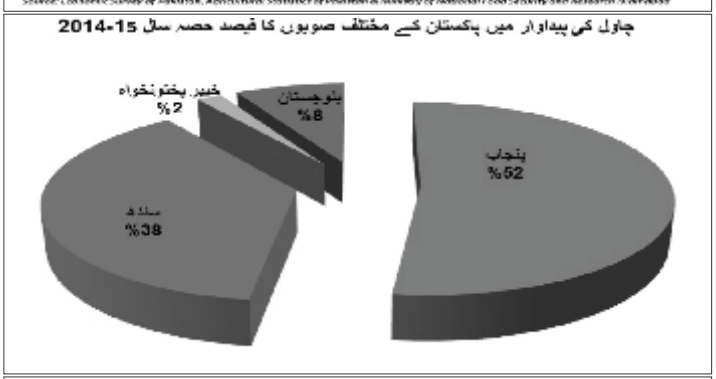
عالمی سطح پر چاول کے بڑے درآمدی ممالک میں چین 7.1 ملین ٹن کے ساتھ پہلے، نائیجیریا 2.2 ملین ٹن کے ساتھ دوسرے، فلپائن 2.0 ملین ٹن کے ساتھ تیسرے، سعودی عرب 1.5 ملین ٹن کے ساتھ چوتھے، سینیگال 1.3 ملین ٹن کے ساتھ پانچویں، آئیوری کوسٹ 1.3 ملین ٹن کے ساتھ چھٹے، انڈونیشیاء 1.3 ملین ٹن کے ساتھ ساتویں جبکہ ملائیشیا اور بنگلہ دیش 1.1 ملین ٹن کے ساتھ بالترتیب آٹھویں اور نویں، عراق 1.0 ملین ٹن کے ساتھ دسویں اور جنوبی افریقہ 0.9 ملین ٹن کے ساتھ گیارہویں نمبر پر ہے۔



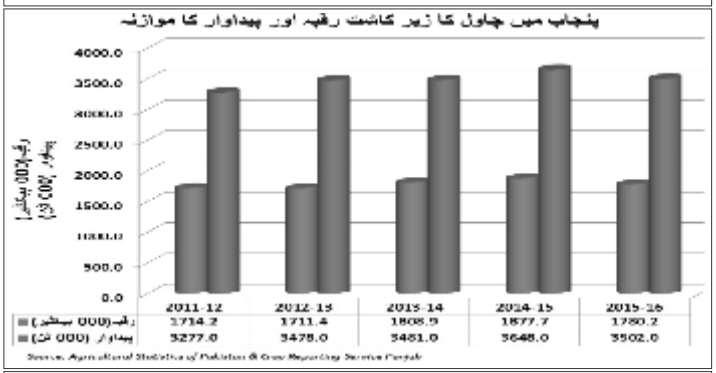
گذشتہ تین سالوں سے پاکستان میں چاول کی مجموعی ملکی پیداوار میں اضافے کا رجحان ہے۔ سال 13-2012 میں چاول کی مجموعی ملکی پیداوار 5.536 ملین ٹن تھی جو کہ سال 14-2013 کے دوران بڑھ کر 6.798 ملین ٹن ہوگئی اور یہ سال 15-2014 کے دوران مزید بڑھ کر 7.002 ملین ٹن ہوگئی جبکہ سال 16-2015 کے دوران تقریباً 3 فیصد کمی کے ساتھ 6.811 ملین ٹن کی سطح پر آنے کی توقع ہے۔



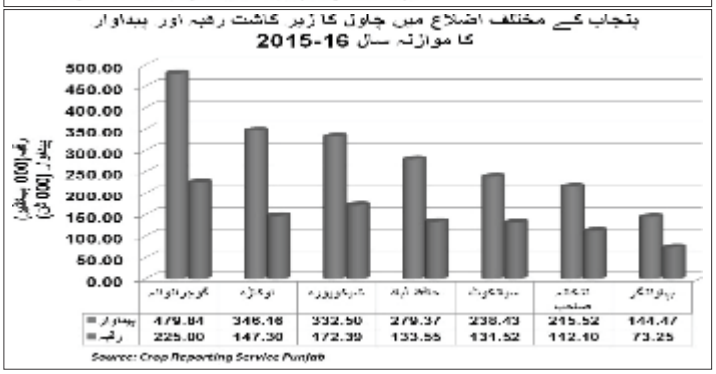
سال 15-2014 کے دوران چاول کی مجموعی ملکی پیداوار میں صوبہ پنجاب 52 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے، صوبہ سندھ 38 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے، صوبہ بلوچستان 8 فیصد حصہ کے ساتھ تیسرے، اور صوبہ خیبر پختونخواہ 2 فیصد حصہ کے ساتھ چوتھے نمبر پر ہے۔

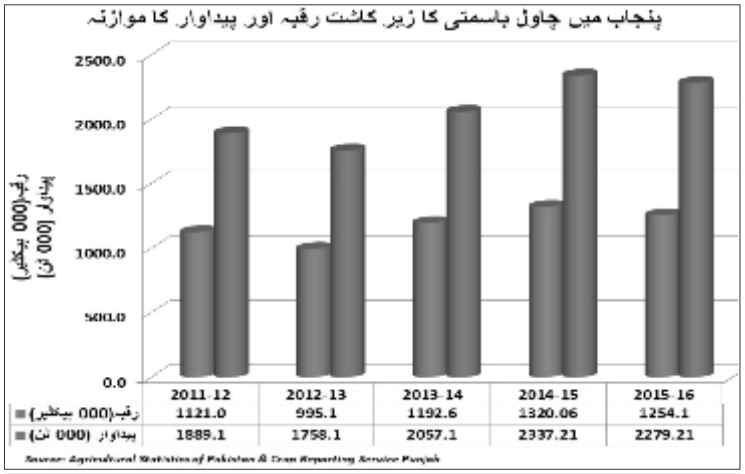


صوبہ پنجاب میں سال 13-2012 کے دوران چاول کی مجموعی پیداوار 3.478 ملین ٹن ریکارڈ کی گئی جو کہ سال 14-2013 کے دوران معمولی اضافہ کے ساتھ 3.481 ملین ٹن ہوگئی۔ جبکہ سال 15-2014 کے دوران چاول کی پیداوار میں مزید اضافہ ریکارڈ کیا گیا اور چاول کی پیداوار بڑھ کر 3.648 ملین ٹن کی سطح پر آگئی اور سال 16-2015 کے دوران تقریباً 4 فیصد کمی کے بعد 3.502 ملین ٹن ہونے کی توقع ہے۔ جس کی بنیادی وجہ 16-2015 میں چاول کے زیر کاشت رقبہ میں کمی ہے۔

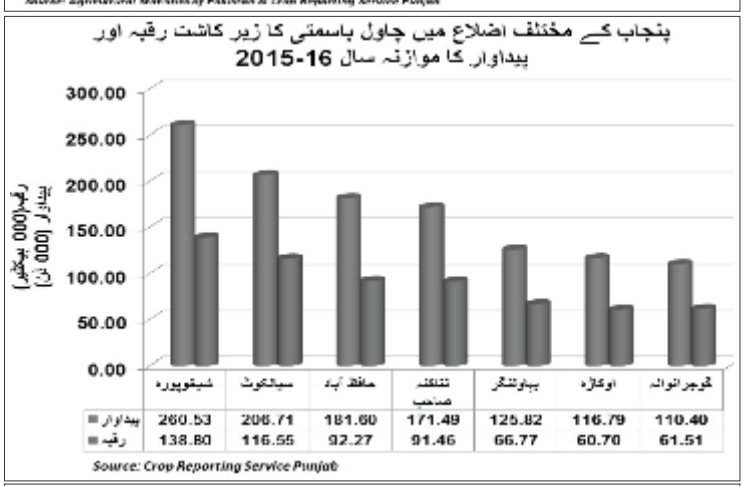


سال 16-2015 کے دوران صوبہ پنجاب میں چاول کے بڑے پیداواری اضلاع میں ضلع گوجرانوالہ پہلے، اوکاڑہ دوسرے، شیخوپورہ تیسرے، حافظ آباد چوتھے، سیالکوٹ پانچویں، ننکانہ صاحب چھٹے اور بہاولنگر ساتویں نمبر پر ہے۔

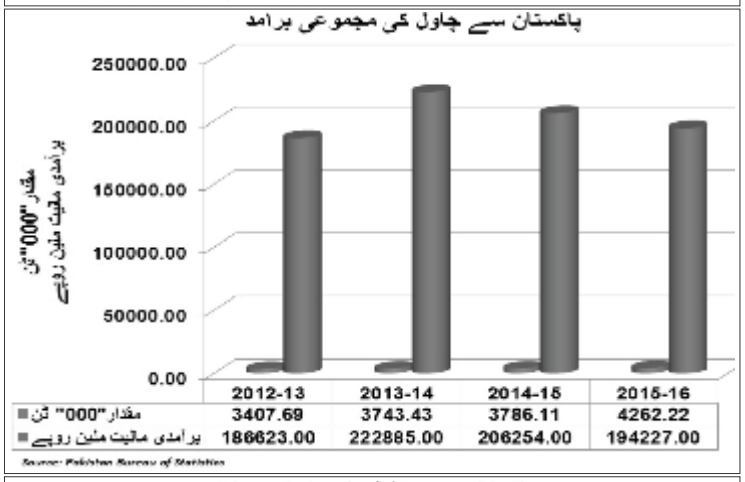




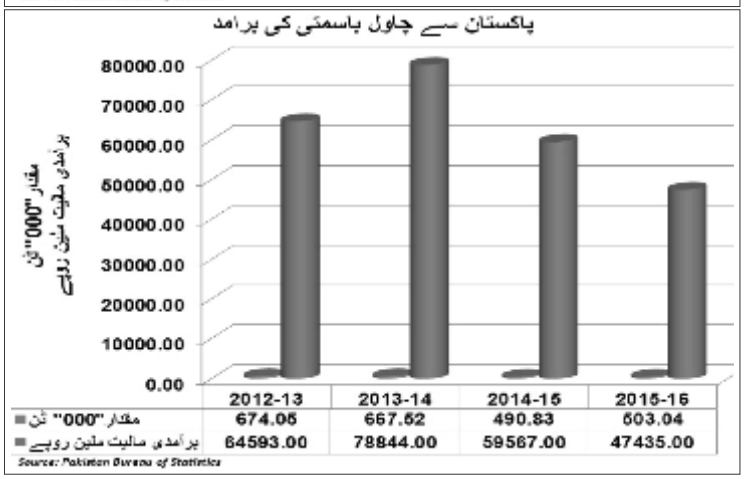
صوبہ پنجاب میں چاول باسمتی کا زیر کاشت رقبہ اور پیداوار کا جائزہ لیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ سال 2012-13 سے سال 2014-15 تک پنجاب میں چاول باسمتی کی پیداوار میں مسلسل اضافہ دیکھنے میں آیا ہے جس میں 2015-16 میں کمی واقع ہوئی جو کہ چاول باسمتی کے زیر کاشت رقبہ میں کمی کی وجہ سے ہوئی۔



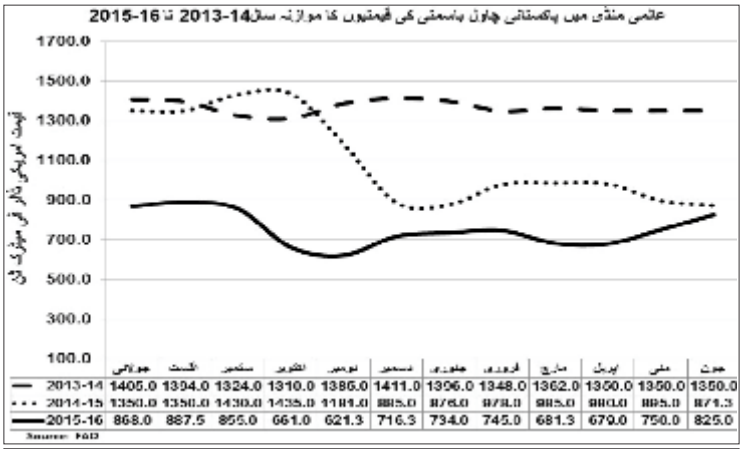
سال 2015-16 کے دوران صوبہ پنجاب میں چاول باسمتی کے بڑے پیداواری اضلاع میں ضلع شیخوپورہ پہلے، سیالکوٹ دوسرے، حافظ آباد تیسرے، ننکانہ صاحب چوتھے، بہاولنگر پانچویں، اوکاڑہ چھٹے اور گوجرانوالہ ساتویں نمبر پر ہے۔



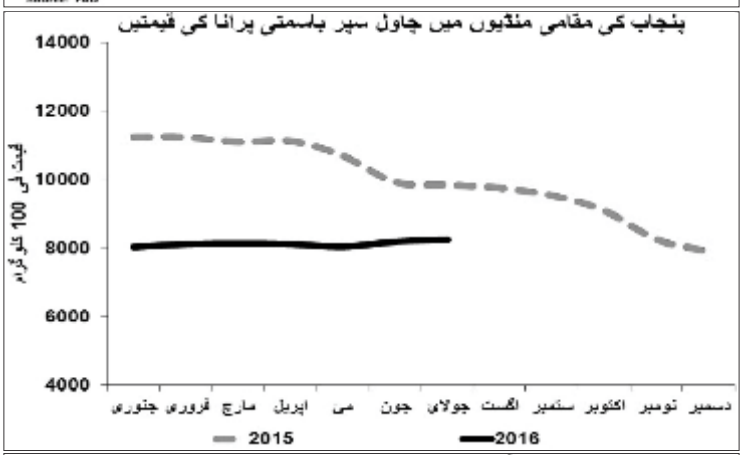
گذشتہ چند سالوں کے دوران اگر پاکستان سے چاول کی مجموعی برآمد کا جائزہ لیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ سال 2013-14 کے دوران پاکستان نے 3.743 ملین ٹن چاول برآمد کیا جبکہ سال 2014-15 کے دوران چاول کی مجموعی برآمد بڑھ کر 3.786 ملین ٹن کی سطح پر آ گئی۔ سال 2015-16 کے دوران پاکستان نے 4.262 ملین ٹن چاول برآمد کیا جو کہ گذشتہ پانچ سالوں میں سب سے زیادہ ہے۔



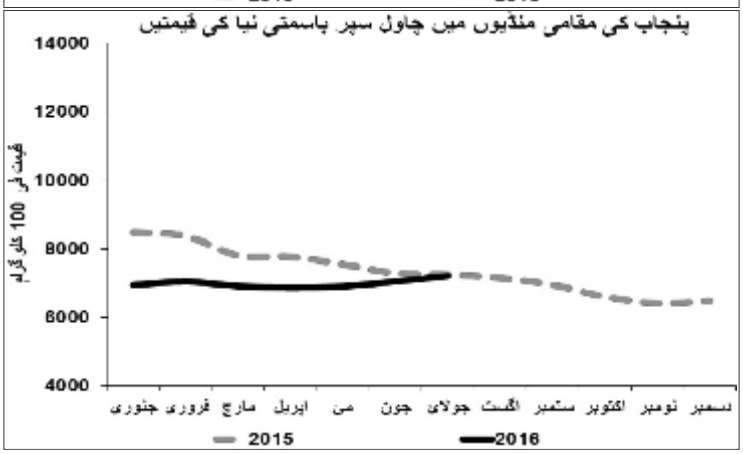
پاکستان چاول باسمتی برآمد کرنے والا بھارت کے بعد دوسرا بڑا ملک ہے۔ پاکستان نے سال 2013-14 کے دوران 6,67,520 ٹن چاول باسمتی برآمد کیا جبکہ سال 2014-15 کے دوران چاول باسمتی کی برآمد کم ہو کر 4,90,831 ٹن کی سطح پر آ گئی۔ جبکہ سال 2015-16 کے دوران پاکستان نے 5,03,037 ٹن چاول باسمتی برآمد کیا۔



مجموعی طور پر عالمی منڈی میں چاول باسمتی کی قیمتوں میں کمی کا رجحان ہے۔ گذشتہ تین سالوں کے دوران عالمی منڈی میں جون 2014 میں چاول باسمتی کی قیمت 1350 امریکی ڈالر فی ٹن ریکارڈ کی گئی۔ جو کہ جون 2015 کے دوران کم ہوکر 871.3 امریکی ڈالر فی ٹن کی سطح پر آ گئی جبکہ جون 2016 میں مزید کمی کے ساتھ 825.0 امریکی ڈالر فی ٹن کی سطح پر آ چکی ہے۔



صوبہ پنجاب کی بڑی منڈیوں میں جولائی 2016 کے مہینے میں گذشتہ ماہ جون 2016 کی نسبت سپر باسمتی (پرانا) کی قیمتوں میں اضافہ دیکھنے میں آیا جو کہ 0.65 فیصد رہا۔ جبکہ گذشتہ سال جولائی کی قیمتوں سے 16.33 فیصد کمی دیکھنے میں آئی۔



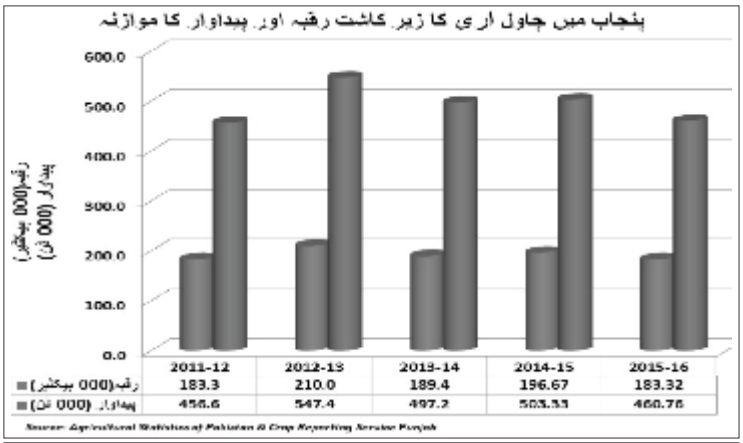
صوبہ پنجاب کی بڑی منڈیوں میں جولائی کے مہینے میں گذشتہ ماہ جون کی نسبت سپر باسمتی (نیا) کی قیمتوں میں اضافہ دیکھنے میں آیا جو کہ 2.42 فیصد رہا اور گذشتہ سال جولائی کی قیمتوں سے 0.26 فیصد اضافہ دیکھنے میں آیا۔ درج ذیل گوشوارہ میں جولائی کی قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال کی جولائی کی قیمتوں کے ساتھ موازنہ دیا گیا ہے۔ صوبہ میں چاول کے وافر ذخائر ہونے کی وجہ سے آنے والے دنوں میں چاول باسمتی کی قیمتیں موجودہ سطح پر رہنے کی توقع ہے۔

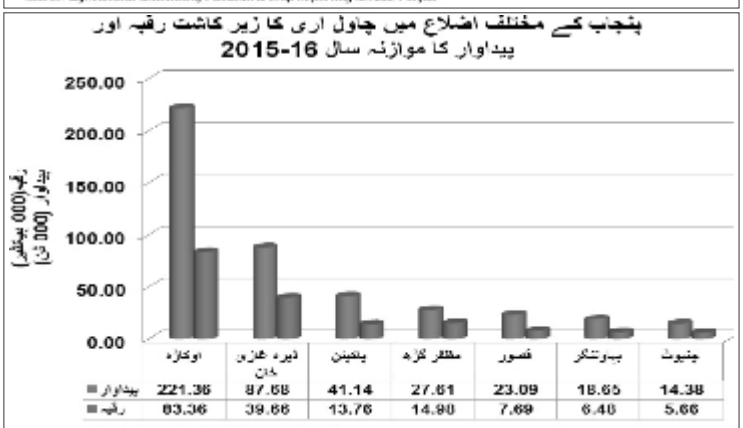
قیمت روپے فی 100 کلوگرام

منڈی	جولائی (2016) کی قیمتیں	جون (2016) کی قیمتیں	جولائی (2015) کی قیمتیں	جولائی (2016) کی فیصد قیمتوں کا جون (2016) سے موازنہ	جولائی (2016) کی فیصد قیمتوں کا جولائی (2015) سے موازنہ
لاہور	7750	7750	7100	0.00	9.15
فیصل آباد	6490	6392	6501	1.52	-0.17
سرگودھا	6977	6563	6751	6.31	3.35
ملتان	7523	6989	6834	7.64	10.08
گوجرانوالہ	7154	6700	7083	6.77	1.00
اوکاڑہ	6950	6733	7701	3.22	-9.75
راولپنڈی	7417	7464	8751	-0.64	-15.25
رحیم یار خان	7250	7250	6201	0.00	16.92
بہاولپور	6750	6795	7751	-0.66	-12.91
ڈیرہ غازی خان	7800	7800	7787	0.00	0.16
اوسط	**7206**	**7044**	**7246**	**2.42**	**0.26**

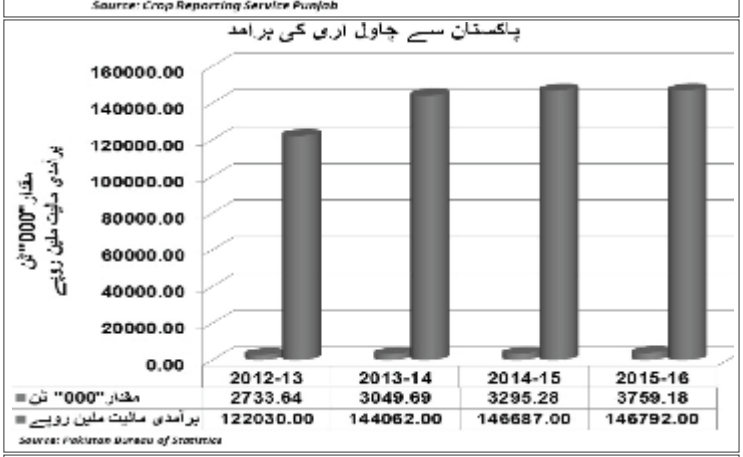
چاول اری

گذشتہ چند سالوں سے پنجاب میں چاول اری کی پیداوار میں اتار چڑھاؤ دیکھنے میں آرہا ہے۔سال 12-2011 کے دوران چاول اری کی پیداوار 0.457 ملین ٹن ریکارڈ کی گئی جو کہ سال 13-2012 کے دوران بڑھ کر 0.547 کی سطح پر پہنچ گئی۔سال 14-2013 کے دوران چاول اری کی پیداوار میں پھر سے کمی ہوئی اور یہ 0.497 ملین ٹن کی سطح پر آ گئی۔سال 15-2014 کے دوران اس میں پھر سے اضافہ ہوا اور چاول اری کی پیداوار بڑھ کر 0.503 ملین ٹن کی سطح پر پہنچ گئی۔جبکہ سال 16-2015 کے دوران ایک بار پھر کم ہو کر 0.461 ملین ٹن کی سطح پر آ گئی ہے۔

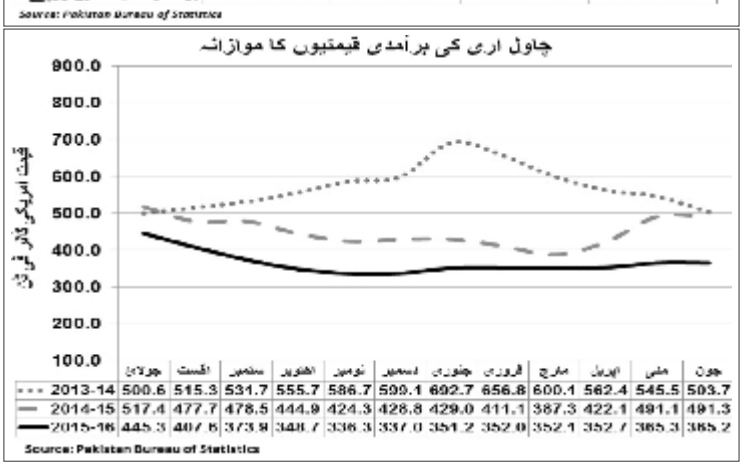




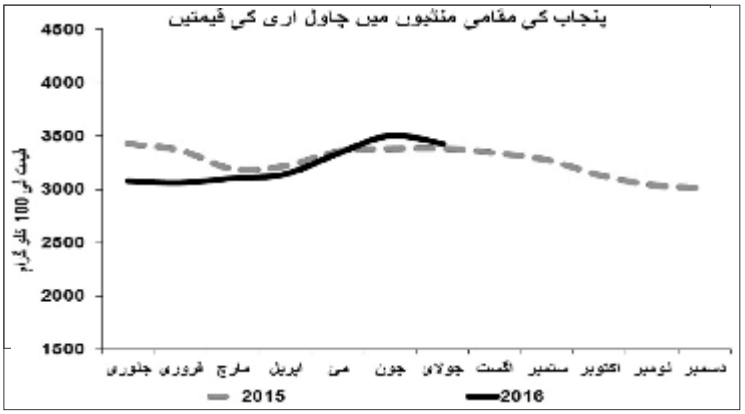
سال 16-2015 کے دوران صوبہ پنجاب میں چاول اری کے بڑے پیداواری اضلاع میں ضلع اوکاڑہ پہلے، ڈیرہ غازی خان دوسرے، پاکپتن تیسرے، مظفر گڑھ چوتھے، قصور پانچویں، بہاولنگر چھٹے اور چنیوٹ ساتویں نمبر پر ہے۔



پاکستان چاول باسمتی کی طرح چاول اری کی بھی ایک بڑی مقدار برآمد کرتا ہے۔سال 14-2013 کے دوران پاکستان نے 3.050 ملین ٹن چاول اری برآمد کیا۔سال 15-2014 کے دوران چاول اری کی برآمد بڑھ کر 3.295 ملین ٹن کی سطح پر پہنچ گئی۔جبکہ سال 16-2015 کے دوران 3.759 ملین ٹن چاول اری برآمد کیا جا چکا ہے۔



مجموعی طور پر عالمی منڈی میں چاول اری کی قیمتوں میں کمی رجحان ہے۔گذشتہ تین سالوں کے دوران عالمی منڈی میں جون 2014 میں چاول باسمتی کی قیمت 503.7 امریکی ڈالر فی ٹن ریکارڈ کی گئی۔جو کہ جون 2015 کے دوران کم ہو کر 491.3 امریکی ڈالر فی ٹن کی سطح پر آ گئی جبکہ مئی 2016 میں مزید کمی کے ساتھ 365.3 امریکی ڈالر فی ٹن کی سطح پر آ چکی ہے۔

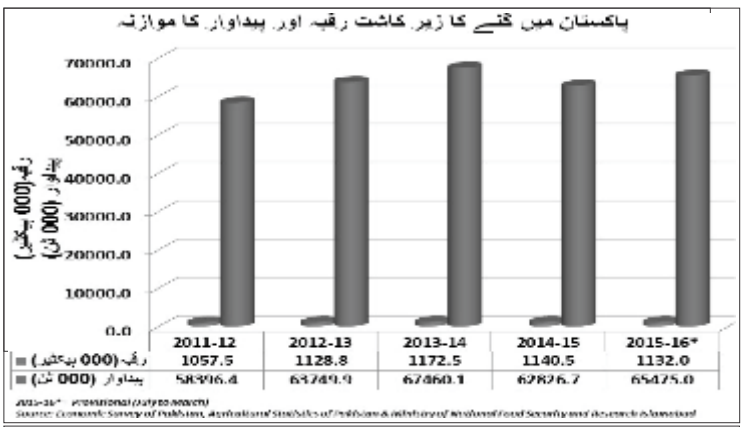


صوبہ پنجاب کی بیشتر بڑی منڈیوں میں اری چاول کی قیمتوں میں کمی دیکھنے میں آئی گذشتہ ماہ جون میں چاول اری کی اوسط قیمت 3502 روپے فی سو کلوگرام تھی جو جولائی میں کم ہوکر 3427 روپے فی سوکلوگرام ہوگئی اور شرح کمی 1.93 فیصد رہی۔ جبکہ گذشتہ سال جولائی کے مقابلہ میں شرح اضافہ 1.24 فیصد رہا۔ درج ذیل گوشوارہ میں جولائی کی قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال کی جولائی کی قیمتوں کے ساتھ موازنہ دیا گیا ہے۔ چاول باسمتی کی طرح چاول اری کی قیمتیں بھی موجودہ سطح پر برقرار رہیں گی۔

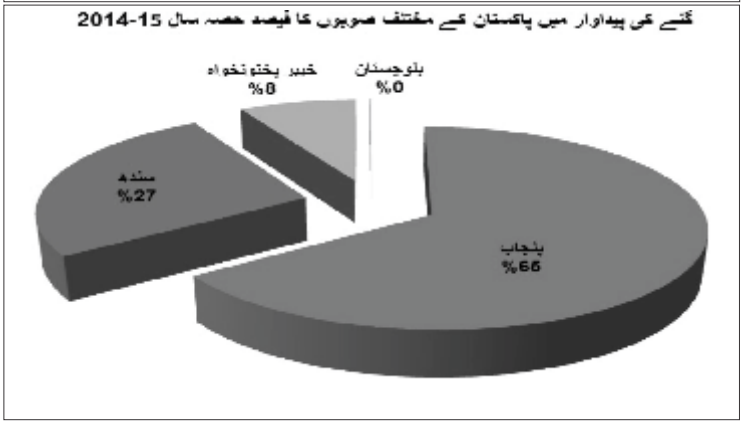
قیمت روپے فی 100 کلوگرام

منڈی	جولائی (2016) کی قیمتیں	جون (2016) کی قیمتیں	جولائی (2015) کی قیمتیں	جولائی (2016) کی فیصد قیمتوں کا جون (2016) سے موازنہ	جولائی (2016) کی فیصد قیمتوں کا جولائی (2015) سے موازنہ
لاہور	3326	3659	3401	-9.10	-2.21
فیصل آباد	3313	3300	3450	0.38	-3.99
سرگودھا	3325	3524	3380	-5.65	-1.63
ملتان	3769	3737	3356	0.87	12.31
گوجرانوالہ	3228	3245	3365	-0.52	-4.07
اوکاڑہ	3081	2946	3125	4.58	-1.41
راولپنڈی	3983	4229	3650	-5.81	9.11
رحیم یار خان	3317	3450	3300	-3.86	0.50
بہاولپور	3625	3630	3450	-0.15	5.06
ڈیرہ غازی خان	3300	3300	3344	0.00	-1.32
اوسط	**3427**	**3502**	**3382**	**-1.93**	**1.24**

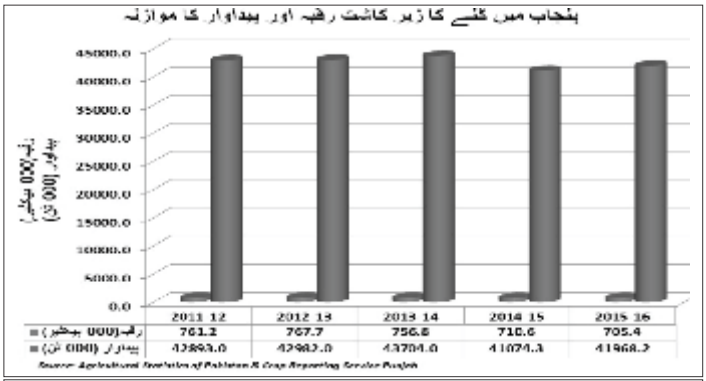
چینی سفید



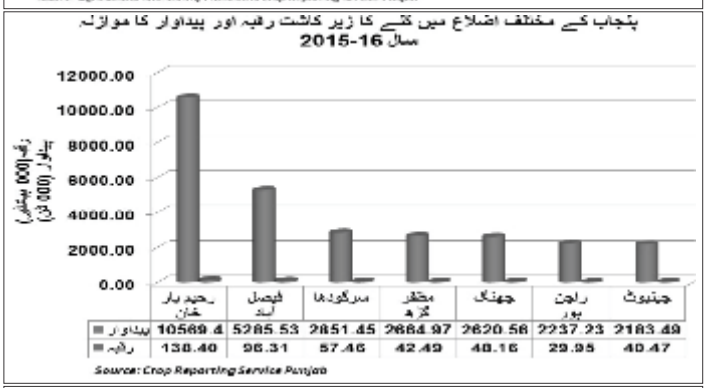
سال 12-2011 سے سال 14-2013 تک پاکستان میں گنے کی پیداوار میں مسلسل اضافہ کا رجحان دیکھنے میں آیا جبکہ سال 15-2014 کے دوران گنے کی پیداوار میں کمی ریکارڈ کی گئی۔ سال 14-2013 کے دوران گنے کی مجموعی پیداوار 67.460 ملین ٹن ریکارڈ کی گئی جو کہ سال 15-2014 کے دوران کم ہوکر 62.827 ملین ٹن کی سطح پر آ گئی اور سال 16-2015 کے دوران اضافے کے بعد 65.475 ملین ٹن کی سطح پر آنے کی توقع ہے۔



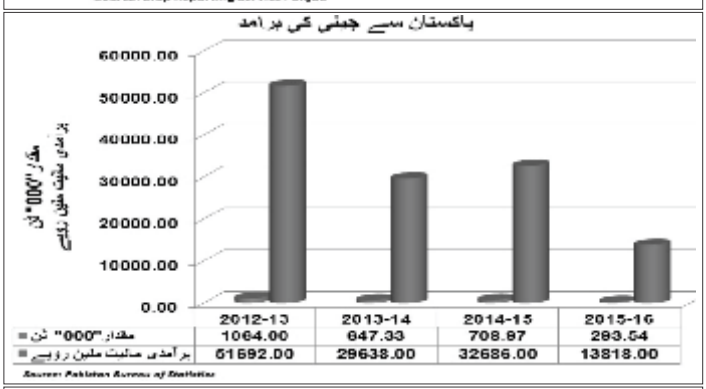
سال 15-2014 کے گنے کے پیداواری اعداد و شمار ظاہر کرتے ہیں کہ صوبہ پنجاب گنے کی مجموعی ملکی پیداوار میں 65 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے، صوبہ سندھ 27 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے، صوبہ خیبر پختونخواہ 8 فیصد حصہ کے ساتھ تیسرے اور صوبہ بلوچستان کا گنے کی مجموعی ملکی پیداوار میں حصہ نہ ہونے کے برابر ہے۔



گذشتہ چند سالوں میں صوبہ پنجاب میں گنے کی پیداوار میں اتار چڑھاؤ دیکھنے میں آرہا ہے۔سال 13-2012 کے دوران گنے کی پیداوار 42.982 ملین ٹن تھی جو کہ سال 14-2013 کے دوران اضافہ کے ساتھ 43.704 ملین ٹن ہوگئی اور سال 15-2014 کے دوران کم ہو کر 41.074 ملین ٹن کی سطح پر آ گئی۔جبکہ سال 16-2015 کے دوران ایک بار پھر بڑھ کر 41.968 ملین ٹن کی سطح پر آ گئی ہے۔



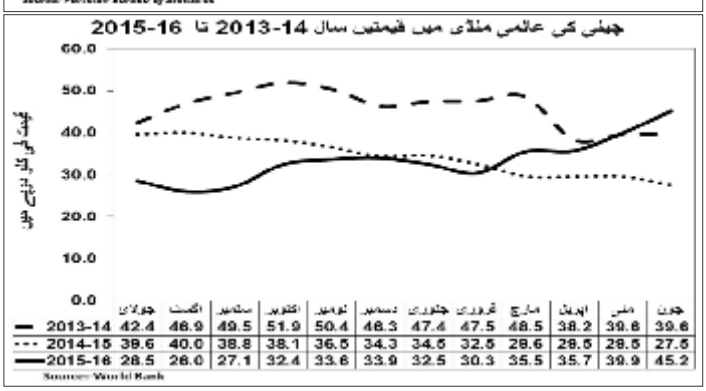
سال 16-2015 کے دوران صوبہ پنجاب میں گنے کے بڑے پیداواری اضلاع میں رحیم یار خان پہلے، فیصل آباد دوسرے، سرگودھا تیسرے، مظفر گڑھ چوتھے، جھنگ پانچویں، راجن پور چھٹے جبکہ چنیوٹ ساتویں نمبر پر ہے۔



پاکستان اپنی ضرورت پوری کرنے کے ساتھ ساتھ چینی دوسرے ممالک کو برآمد بھی کرتا ہے۔پاکستان نے سال 14-2013 کے دوران 6,47,330 ٹن چینی برآمد کی جو کہ سال 15-2014 کے دوران بڑھ کر 7,08,968 ٹن کی سطح پر پہنچ گئی۔جبکہ سال 16-2015 کے دوران 2,93,541 ٹن چینی برآمد کی گئی۔جو کہ گذشتہ 4 سالوں کے دوران سب سے کم ہے۔

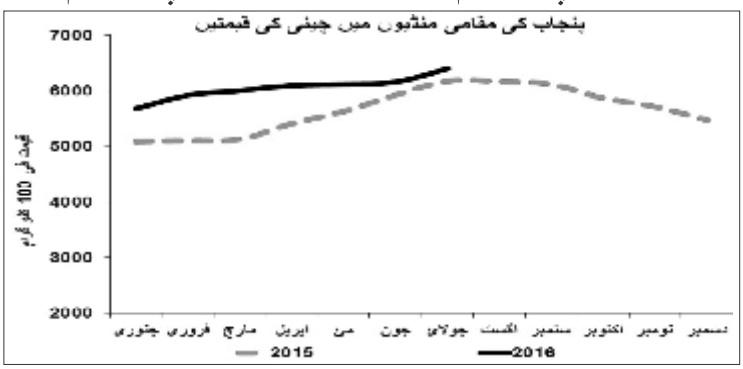


ضرورت پڑنے پر پاکستان کو کچھ مقدار میں چینی درآمد بھی کرنا پڑتی ہے۔سال 15-2014 کے دوران پاکستان نے صرف 10,201 ٹن چینی درآمد کی۔جبکہ سال 16-2015 کے دوران پاکستان نے 12,097 ٹن چینی درآمد کی۔جو کہ گذشتہ 4 سالوں کے دوران سب سے زیادہ ہے۔



عالمی منڈی میں چینی کی قیمتوں میں اتار چڑھاؤ دیکھنے میں آرہا ہے۔جون 2014 کے دوران چینی کی عالمی قیمت 39.6 روپے فی کلوگرام تھی جو کہ جون 2015 کے دوران کم ہو کر 27.5 روپے فی کلوگرام ہوگئی جبکہ جون 2016 میں چینی کی قیمت میں اضافہ ہوا اور یہ بڑھ کر 45.2 روپے فی کلو گرام ہوگئی۔

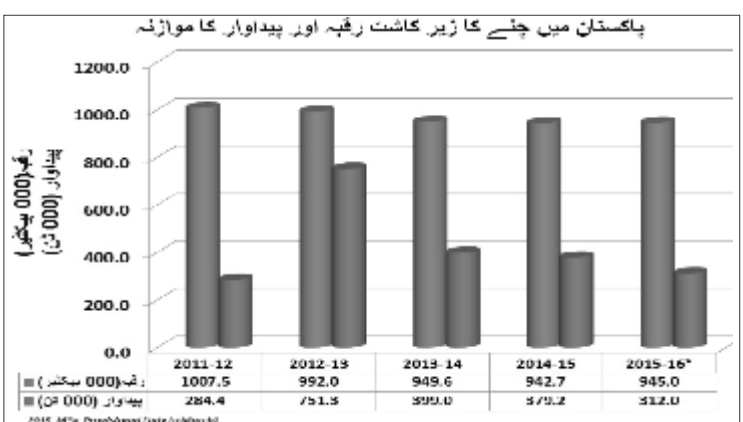
صوبہ پنجاب کی تمام بڑی منڈیوں میں چینی کی قیمتوں میں اضافہ دیکھنے میں آیا۔ جون میں چینی کی قیمت 6160 روپے فی سو کلوگرام تھی جو جولائی میں بڑھ کر 6402 روپے فی سو کلوگرام ہوگئی اور شرح اضافہ 3.92 فیصد رہا۔ جبکہ گذشتہ سال جولائی کے مقابلے میں 3.82 فیصد اضافہ دیکھنے میں آیا۔ درج ذیل گوشوارہ میں جولائی کی قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال کی جولائی کی قیمتوں کے ساتھ موازنہ دیا گیا ہے۔ نومبر 2016 سے گنے کی نئی فصل کی کرشنگ کا آغاز ہوجائے گا۔ چینی کی قیمتوں میں حالیہ اضافہ مصنوعی ہے حالانکہ چینی کے موجودہ ذخائر اگلے تین ماہ کی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے کافی ہیں۔ آنے والے دنوں میں چینی کی قیمتوں میں معمولی کمی کا امکان ہے



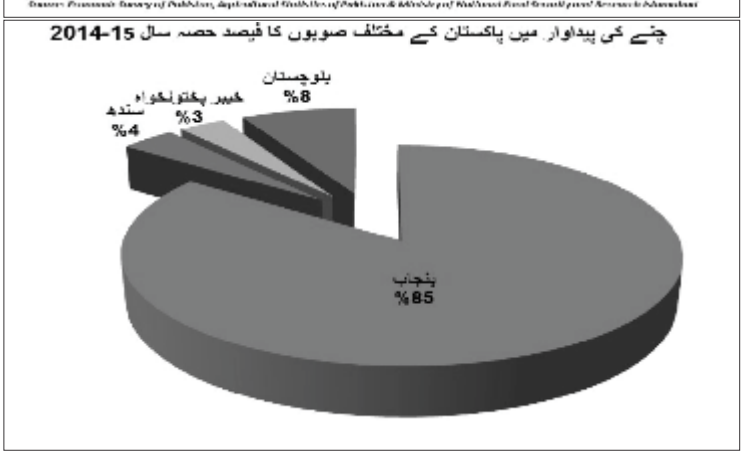
قیمت روپے فی 100 کلوگرام

منڈی	جولائی (2016) کی قیمتیں	جون (2016) کی قیمتیں	جولائی (2015) کی قیمتیں	جولائی (2016) کی فیصد قیمتوں کا جون (2016) سے موازنہ	جولائی (2016) کی فیصد قیمتوں کا جولائی (2015) سے موازنہ
لاہور	6500	6200	6100	4.84	6.56
فیصل آباد	6313	6124	6270	3.07	0.67
سرگودھا	6542	6210	6348	5.35	3.07
ملتان	6501	6160	6283	5.54	3.47
گوجرانوالہ	6416	6113	6228	4.96	3.03
اوکاڑہ	6455	6169	6294	4.63	2.55
راولپنڈی	6472	6199	6428	4.40	0.68
رحیم یار خان	6224	6028	5401	3.25	15.24
بہاولپور	6293	6101	6262	3.14	0.48
ڈیرہ غازی خان	6300	6300	6146	0.00	2.50
اوسط	**6402**	**6160**	**6176**	**3.92**	**3.82**

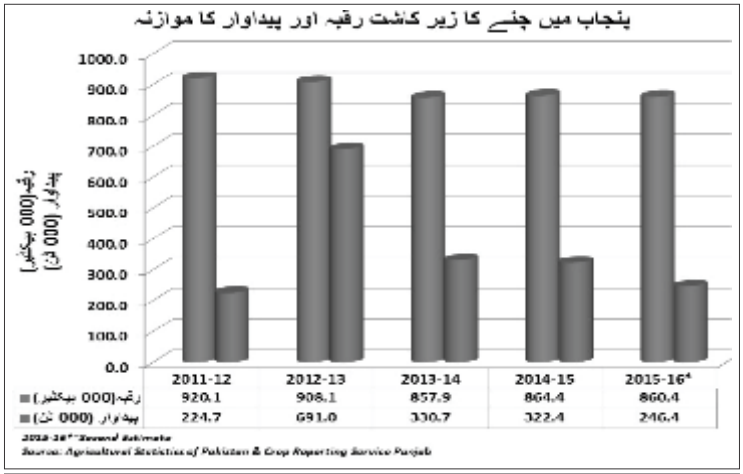
چنا سیاہ



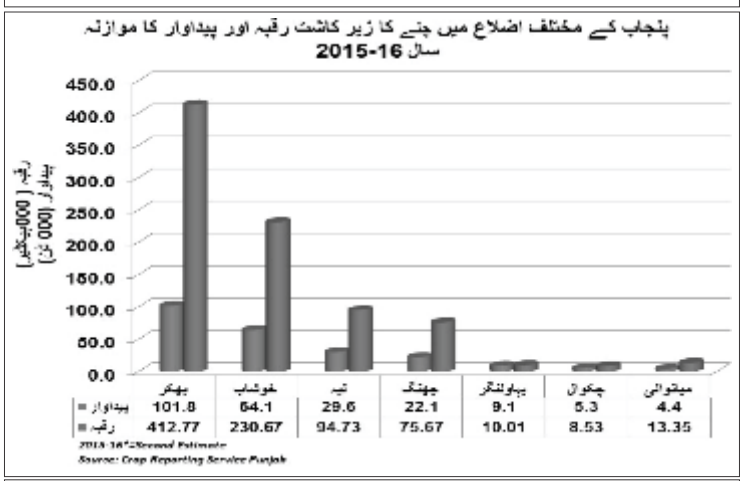
زیادہ تر چنا پاکستان کے بارانی علاقوں میں کاشت ہوتا ہے بروقت بارشوں سے فصل بہتر اور بصورت دیگر چنے کی پیداوار متاثر ہوتی ہے۔ گذشتہ چند سالوں کے پیداواری اعداد و شمار کا جائزہ لیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ سال 2012-13 کے دوران پاکستان میں چنے کی ریکارڈ پیداوار حاصل ہوئی جو کہ 7,51,300 ٹن تھی جبکہ سال 2013-14 کے دوران چنے کی پیداوار کم ہوکر 3,99,000 ٹن کی سطح پر آ گئی اور سال 2014-15 کے دوران بھی چنے کی پیداوار میں مزید کمی ہوئی اور پیداوار 3,79,200 ٹن کی سطح پر آ گئی۔ سال 2015-16 کے دوران بھی چنے کی پیداوار میں مزید کمی کا اندیشہ ہے اور کم ہوکر 3,12,000 ٹن کی سطح پر آنے کی توقع ہے۔



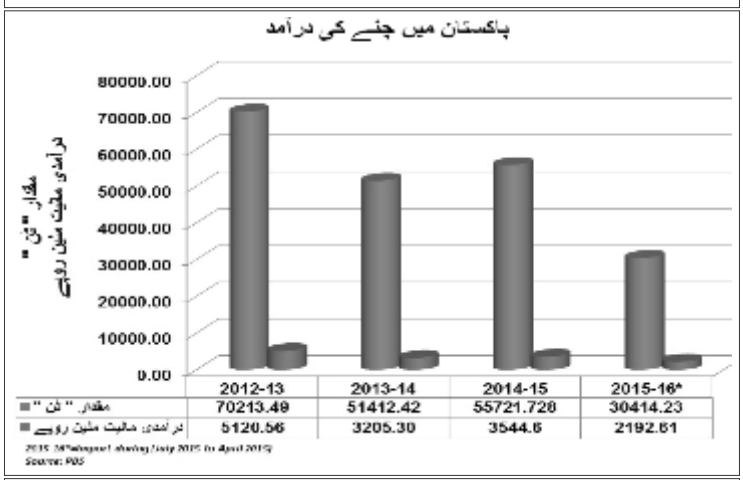
سال 2014-15 کے چنے کے پیداواری اعداد و شمار کے مطابق صوبہ پنجاب 85 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے، صوبہ بلوچستان 8 فیصد کے ساتھ دوسرے، صوبہ سندھ 4 فیصد حصہ کے ساتھ تیسرے اور صوبہ خیبر پختونخواہ 3 فیصد حصہ کے ساتھ چوتھے نمبر پر ہے۔



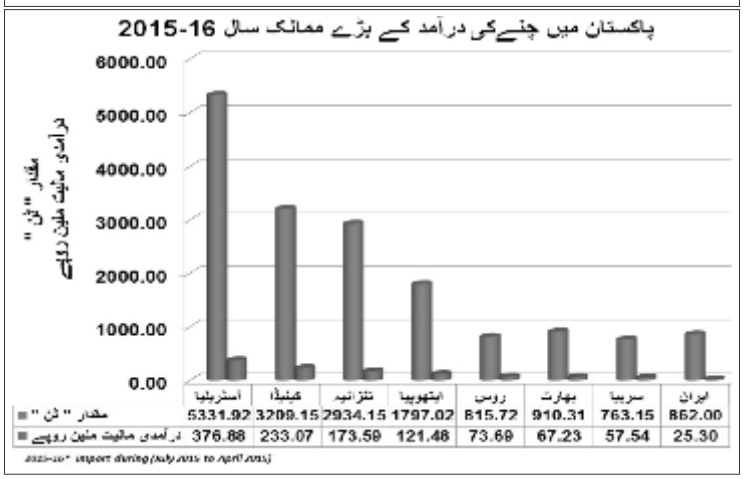
صوبہ پنجاب میں چنے کے پیداواری اعداد وشمار کا جائزہ لیا جائے تو سال 2012-13 کے دوران چنے کی مجموعی پیداوار 6,91,000 ٹن تھی اس کے بعد اگلے تین سالوں کے دوران چنے کی پیداوار مسلسل کمی کا شکار رہی جیسا کہ سال 2013-14 کے دوران چنے کی پیداوار کم ہو کر 3,30,700 ٹن کی سطح پر آ گئی۔ سال 2014-15 کے دوران پیداوار مزید کم ہوکر 3,22,400 ٹن کی سطح پر آ گئی جو کہ سال 2015-16 کے دوران مزید کم ہوکر 2,46,400 ٹن کی سطح پر آنے کی توقع ہے۔



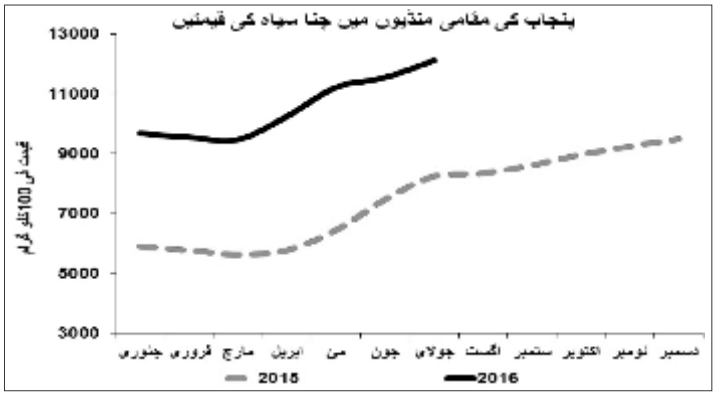
سال 2015-16 کے چنے کے پیداواری اعداد وشمار کے مطابق صوبہ پنجاب میں چنے کے بڑے پیداواری اضلاع میں بھکر، خوشاب، لیہ، جھنگ، بہاولنگر، چکوال اور میانوالی کا شمار ہوتا ہے۔



پاکستان اپنی ضرورت پوری کرنے کیلئے ہر سال چنا درآمد کرتا ہے۔ سال 2012-13 کے دوران پاکستان نے 70,213 ٹن چنا درآمد کیا جبکہ سال 2013-14 کے دوران درآمد 51,412 ٹن ریکارڈ کی گئی۔ سال 2014-15 کے دوران چنے کی درآمد 55,722 ٹن رہی جبکہ سال 2015-16 کے پہلے 10 مہینوں کے دوران چنے کی درآمد 30,414 ٹن ریکارڈ کی گئی۔ چنے کی درآمدی قیمتوں میں کمی کا رجحان ہے اس وقت چنے کی نومبر 2016 کی درآمد کے لیے 740 امریکی ڈالر فی ٹن کے حساب سے بکنگ جاری ہے۔ مزید یہ کہ تقریباً تین ماہ بعد یعنی نومبر 2016 میں آسٹریلیا سے چنے کی درآمد میں اضافہ کی توقع ہے۔



سال 2015-16 کے پہلے 10 مہینوں کے دوران پاکستان نے چنے کی درآمد زیادہ تر آسٹریلیا، کینیڈا، تنزانیہ، روس، بھارت، سربیا اور ایران سے کی۔

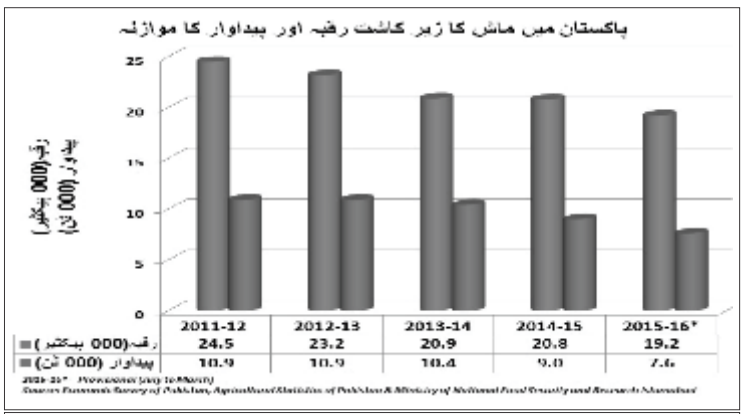


صوبہ پنجاب کی تمام بڑی منڈیوں میں چنے کی قیمت میں گذشتہ ماہ کی نسبت اضافہ دیکھنے میں آیا۔ گذشتہ ماہ جون میں چنے کی قیمت 11542 روپے فی سو کلوگرام تھی۔ جو کہ جولائی میں 4.84 فیصد اضافے کے ساتھ 12110 روپے فی سو کلوگرام ہوگئی جبکہ گذشتہ سال جولائی کی چنے کی قیمتوں کے مقابلے میں 47.10 فیصد زیادہ رہیں۔ درج ذیل گوشوارہ میں جولائی کی قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال کی جولائی کی قیمتوں کے ساتھ موازنہ دیا گیا ہے۔ ملکی پیداوار میں مسلسل کمی اور سابقہ ذخائر کے ختم ہونے کی وجہ سے چنے کی قیمتوں کا انحصار اس کی درآمد پر ہے آنے والے دنوں میں درآمد میں اضافہ ہونے کی وجہ سے چنے کی قیمتیں معمولی کمی کے بعد تقریباً موجودہ سطح پر ہی برقرار رہنے کی توقع ہے۔

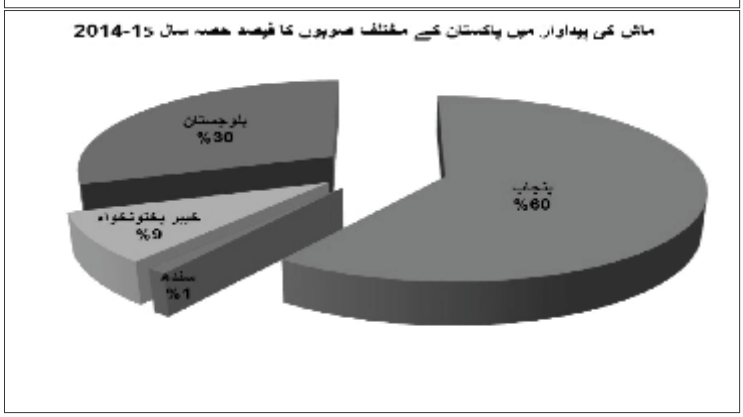
قیمت روپے فی 100 کلوگرام

منڈی	جولائی (2016) کی قیمتیں	جون (2016) کی قیمتیں	جولائی (2015) کی قیمتیں	جولائی (2016) کی فیصد قیمتوں کا جون (2016) سے موازنہ	جولائی (2016) کی فیصد قیمتوں کا جولائی (2015) سے موازنہ
لاہور	12550	12042	8633	4.22	45.37
فیصل آباد	12175	11501	8886	5.86	37.02
سرگودھا	12120	11134	8530	8.85	42.08
ملتان	12696	11484	8880	10.56	42.97
گوجرانوالہ	12883	12002	8601	7.34	49.79
اوکاڑہ	12338	11778	8098	4.75	52.35
راولپنڈی	13250	12446	7751	6.46	70.95
رحیم یار خان	12335	12250	8201	0.69	50.41
بہاولپور	11250	11286	7551	-0.32	48.99
ڈیرہ غازی خان	9500	9500	7251	0.00	31.02
اوسط	**12110**	**11542**	**8238**	**4.84**	**47.10**

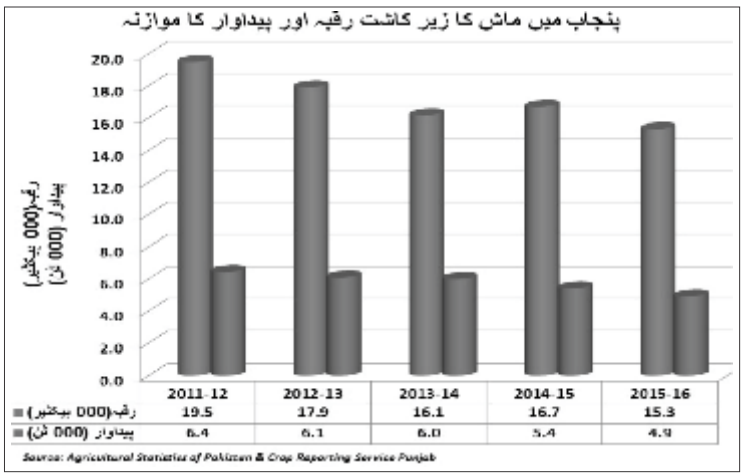
ماش



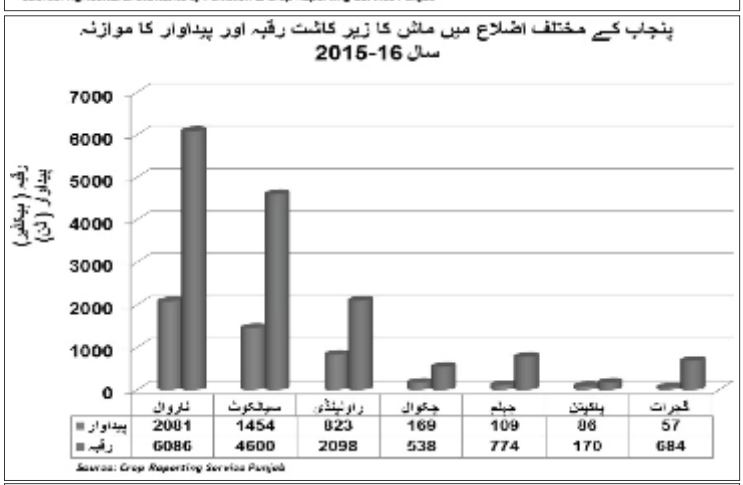
ملکی سطح پر ماش کی پیداوار کا جائزہ لیا جائے تو اس میں مسلسل کمی ریکارڈ کی جا رہی ہے۔ سال 12-2011 کے دوران ماش کی مجموعی ملکی پیداوار 10,900 ٹن تھی جو کہ سال 15-2014 تک کم ہوکر 9000 ٹن کی سطح پر آ گئی اور سال 16-2015 کے دوران مزید کم ہوکر 7600 ٹن کی سطح پر آنے کی توقع ہے۔



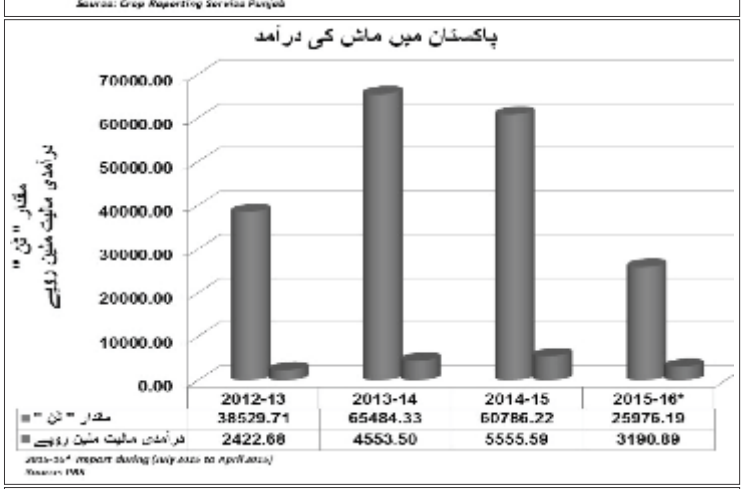
سال 15-2014 کے ماش کے پیداواری اعداد و شمار کے مطابق صوبہ پنجاب میں مجموعی ملکی پیداوار کا 60 فیصد حصہ پیدا ہوتا ہے جبکہ صوبہ بلوچستان میں 30 فیصد، خیبر پختونخواہ 9 فیصد حصہ جبکہ صوبہ سندھ 1 فیصد حصہ پیدا کرتا ہے۔



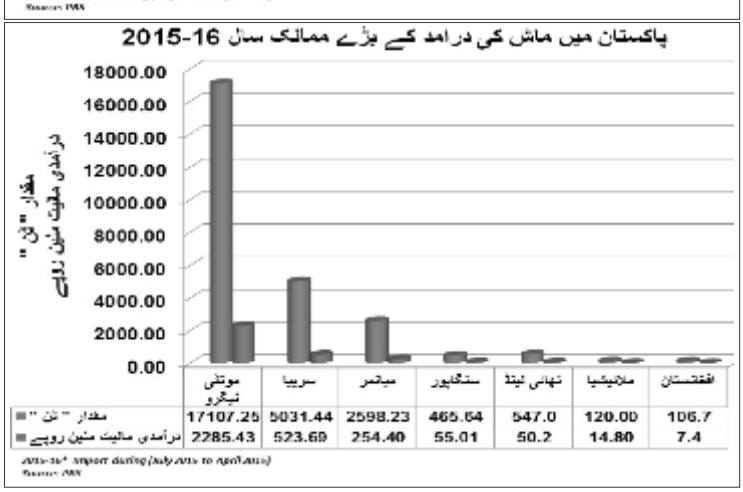
صوبہ پنجاب میں بھی ماش کی پیداوار میں مسلسل کمی کا رجحان ہے۔ سال 12-2011 کے دوران صوبہ پنجاب میں ماش کی مجموعی پیداوار 6400 ٹن تھی جو کہ سال 15-2014 کے دوران کم ہوکر 5400 ٹن رہ گئی جبکہ سال 16-2015 کے دوران مزید کم ہوکر 4920 ٹن کی سطح پر آجائے گی۔



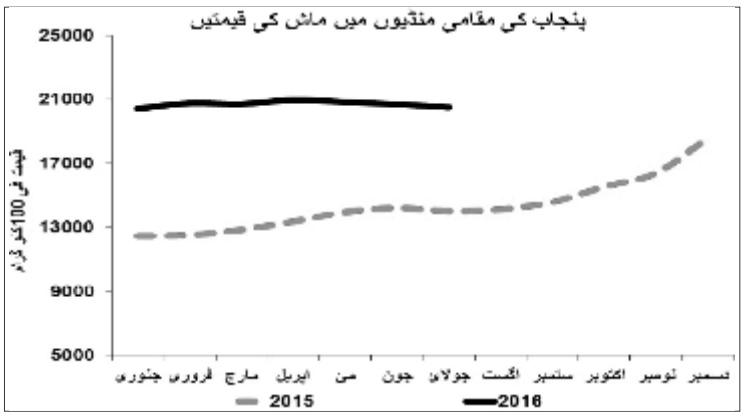
سال 16-2015 کے دوران صوبہ پنجاب میں ماش کی پیداوار کے بڑے اضلاع میں نارووال ، سیالکوٹ، راولپنڈی ،چکوال ،جہلم ،پاکپتن اور گجرات شامل ہیں۔



پاکستان کو ماش کی مجموعی ضرورت کا تقریباً 90 فیصد حصہ دوسرے ممالک سے درآمد کرنا پڑتا ہے۔ جس کی وجہ سے ماش کی مقامی قیمتوں کا دارومدار اُس کی درآمد اور درآمدی قیمت پر ہوتا ہے۔ سال 14-2013 کے دوران ماش کی درآمد 65,484 ٹن ریکارڈ کی گئی جس میں سال 15-2014 کے دوران معمولی کمی واقع ہوئی اور مجموعی درآمد 60,786 ٹن کی سطح پر آ گئی جبکہ سال 16-2015 کے پہلے 10 مہینوں کے دوران ماش کی درآمد 25,976 ٹن ریکارڈ کی گئی۔ اس وقت ماش کی عالمی قیمت 1475-1450 ڈالر فی ٹن ہے۔



پاکستان نے سال 16-2015 کے دوران پہلے 10 مہینوں کے دوران ماش کی درآمد زیادہ تر مونٹی نیگرو، سربیا، میانمر، سنگاپور، تھائی لینڈ، ملائیشیا اور افغانستان سے کی۔

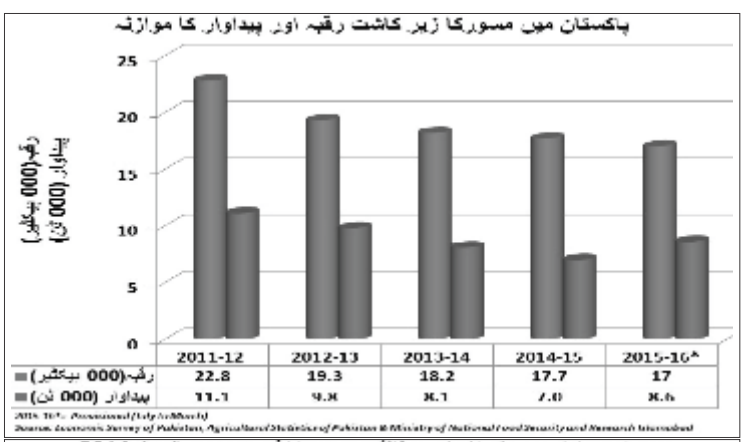


صوبہ پنجاب کی بڑی منڈیوں میں جولائی کے مہینہ میں ماش کی اوسط قیمت گذشتہ ماہ کی قیمت 20693 روپے سے کم ہوکر 20517 روپے فی سو کلو گرام ہوگئی اور شرح کمی 0.87 فیصد رہی اور اسی طرح گذشتہ سال جولائی کی قیمتوں کے مقابلے میں 47.41 فیصد اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔ درج ذیل گوشوارہ میں جولائی کی قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال کی جولائی کی قیمتوں کے ساتھ موازنہ دیا گیا ہے۔ درآمدی قیمتوں میں کمی کی وجہ سے آنے والے دنوں میں ماش کی قیمتیں موجودہ سطح پر برقرار رہنے کی توقع ہے۔

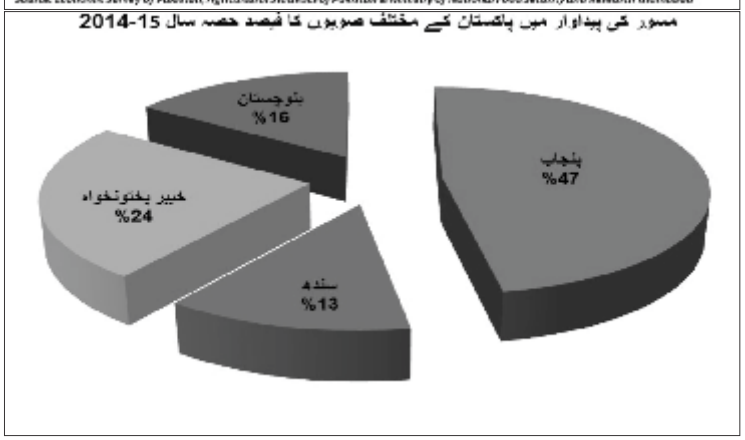
قیمت روپے فی 100 کلوگرام

منڈی	جولائی (2016) کی قیمتیں	جون (2016) کی قیمتیں	جولائی (2015) کی قیمتیں	جولائی (2016) کی فیصد قیمتوں کا جون (2016) سے موازنہ	جولائی (2016) کی فیصد قیمتوں کا جولائی (2015) سے موازنہ
لاہور	21000	2100	16000	0.00	31.25
فیصل آباد	18583	19250	13668	-3.46	35.96
سرگودھا	20583	21250	15345	-3.14	34.14
ملتان	17852	18059	11360	-1.15	57.14
گوجرانوالہ	21718	21960	14323	-0.81	52.08
اوکاڑہ	19194	19207	12818	-0.07	49.74
راولپنڈی	23967	13900	17502	0.28	36.94
رحیم یار خان	21417	21550	12401	-0.62	72.70
بہاولپور	22500	22500	14251	0.00	57.88
ڈیرہ غازی خان	18292	18250	12501	0.23	46.32
اوسط	**20517**	**20693**	**14017**	**-0.87**	**47.41**

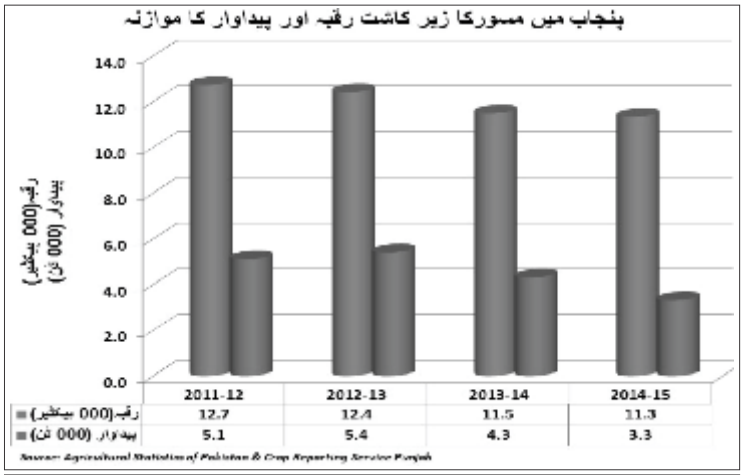
مسور



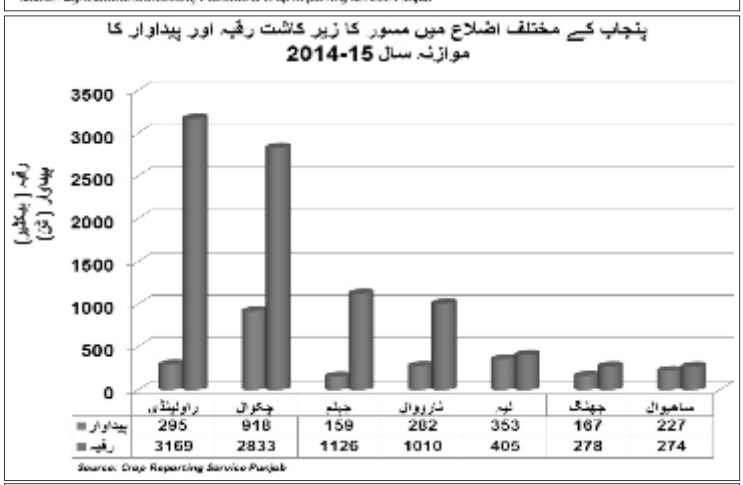
پاکستان کو مسور کی پیداوار میں بھی ماش کی طرح مسلسل کمی کا سامنا ہے۔ سال 2011-12 کے دوران مسور کی مجموعی ملکی پیداوار 11,100 ٹن ریکارڈ کی گئی جو کہ سال 2014-15 کے دوران تک کم ہوکر 7,020 ٹن کی سطح پر آ گئی اور سال 2015-16 کے دوران مسور کی پیداوار میں اضافہ متوقع ہے اور یہ 8,600 ٹن کی سطح پر آجائے گی۔



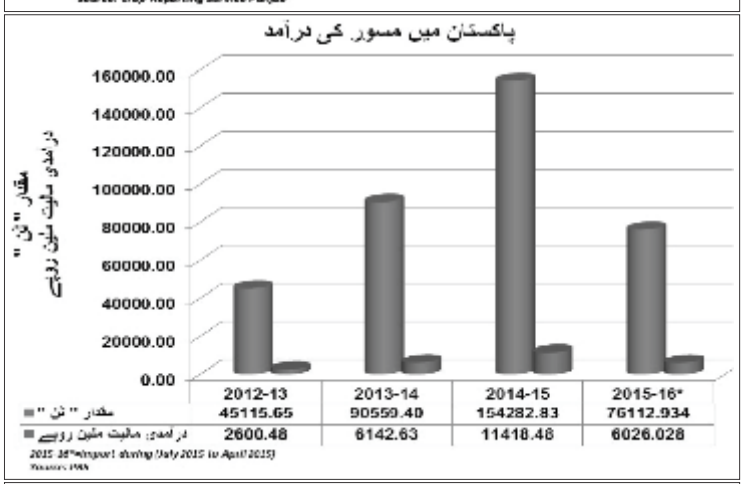
سال 2014-15 کے دوران مسور کی مجموعی ملکی پیداوار میں صوبہ پنجاب 47 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے، صوبہ خیبر پختونخواہ میں 24 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے، صوبہ بلوچستان 16 فیصد حصہ کے ساتھ تیسرے اور صوبہ سندھ 13 فیصد حصہ کے ساتھ چوتھے نمبر پر ہے۔



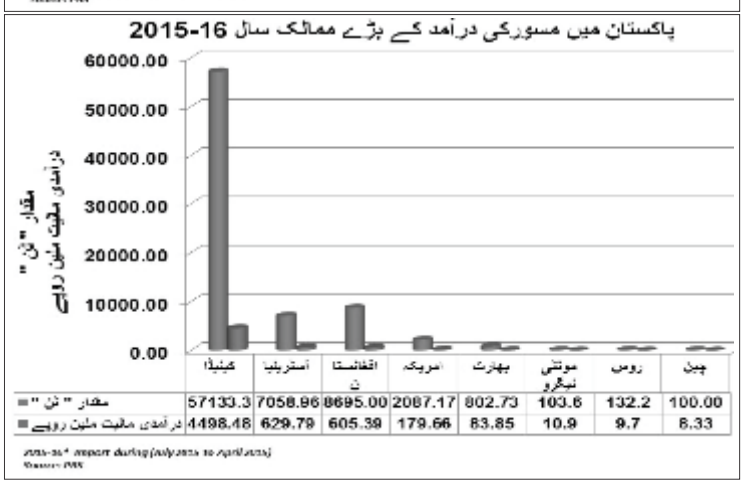
صوبہ پنجاب میں بھی مسور کی پیداوار میں مسلسل کمی کا رجحان ہے۔ سال 12-2011 کے دوران صوبہ پنجاب میں مسور کی مجموعی پیداوار 5100 ٹن تھی جو کہ سال 15-2014 کے دوران کم ہو کر 3320 ٹن رہ گئی۔ جو کہ سال 16-2015 کے دوران معمولی اضافہ کے ساتھ 3560 ٹن ہونے کی توقع ہے۔



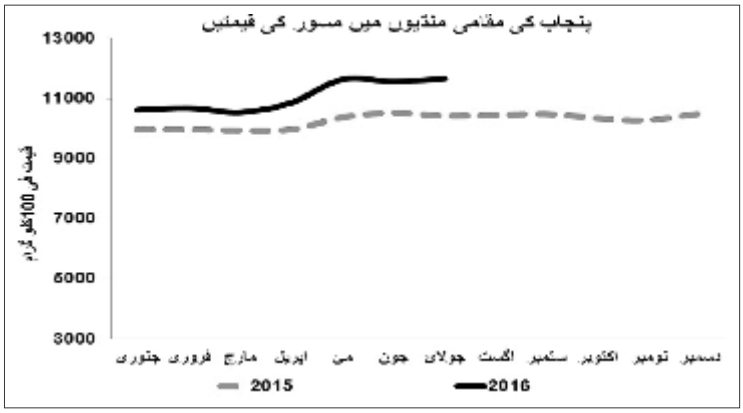
سال 15-2014 کے دوران صوبہ پنجاب میں مسور کے بڑے پیداواری اضلاع میں ضلع راولپنڈی، چکوال، جہلم، نارووال، لیہ بالترتیب بڑے اضلاع ہیں۔



گذشتہ چند سالوں کے دوران اگر مسور کے درآمدی اعداد و شمار کا جائزہ لیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ ہر سال مسور کی درآمد میں بتدریج اضافہ ہوا۔ پاکستان نے سال 13-2012 کے دوران 45,116 ٹن مسور درآمد کی جبکہ سال 14-2013 کے دوران مسور کی درآمد بڑھ کر 90,559 ٹن ہوگئی جو کہ سال 15-2014 کے دوران مزید بڑھ کر 1,54,283 ٹن کی سطح پر پہنچ گئی جبکہ سال 16-2015 کے دوران پہلے 10 مہینوں کے دوران مسور کی درآمد 76,113 ٹن ریکارڈ کی گئی۔ اس وقت مسور کی جنوری 2017 کی درآمد کے لیے 700 امریکی ڈالر فی ٹن کے حساب سے بکنگ جاری ہے۔



پاکستان سال 16-2015 کے پہلے 10 مہینوں کے دوران مسور کی زیادہ تر درآمد کینیڈا، آسٹریلیا، افغانستان، امریکہ، بھارت، مونٹی نیگرو، روس اور چین سے بالترتیب کی گئی۔

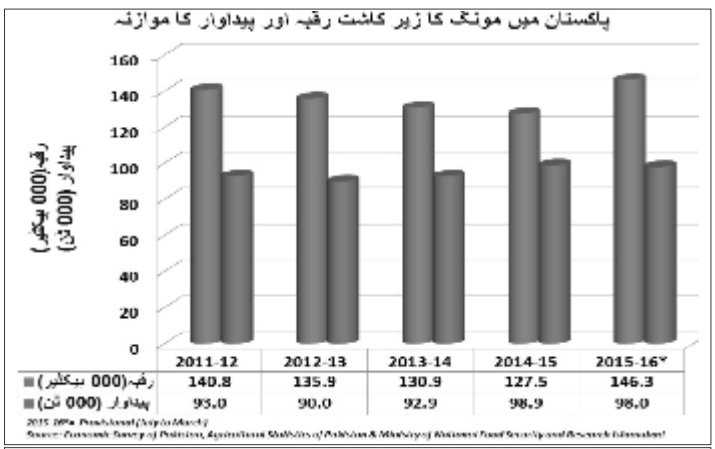


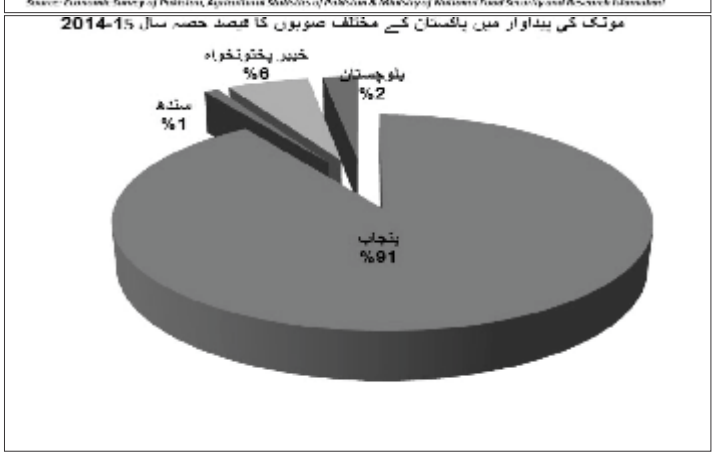
صوبہ پنجاب کی مقامی منڈیوں میں مسور کی اوسط قیمت میں پچھلے ماہ کے مقابلہ میں اضافہ دیکھنے میں آیا۔گذشتہ ماہ جون میں مسور کی اوسط قیمت 11557 روپے فی سوکلوگرام تھی جو کہ جولائی میں بڑھ کر 11645روپے فی سوکلوگرام ہوگئی اور گذشتہ سال جولائی کی نسبت بھی11.91 فیصدزیادہ رہی۔ درج ذیل گوشوارہ میں جولائی کی قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال کی جولائی کی قیمتوں کے ساتھ موازنہ دیا گیا ہے۔آنے والے دنوں میں مسور کی قیمتوں میں استحکام رہے گا۔

قیمت روپے فی100 کلوگرام

منڈی	جولائی(2016) کی قیمتیں	جون(2016) کی قیمتیں	جولائی(2015) کی قیمتیں	جولائی(2016) کی فیصد قیمتوں کا جون(2016) سے موازنہ	جولائی(2016) کی فیصد قیمتوں کا جولائی(2015) سے موازنہ
لاہور	12233	12397	10750	-1.32	13.80
فیصل آباد	11167	11000	9834	1.52	13.55
سرگودھا	11266	10625	9977	6.03	12.91
ملتان	11479	11552	10202	-0.64	12.51
گوجرانوالہ	12519	12525	10503	-0.05	19.19
اوکاڑہ	12088	11771	10251	2.69	17.92
راولپنڈی	12700	12482	11251	1.75	12.88
رحیم یارخان	11250	11307	10901	-0.51	3.20
بہاولپور	11500	11656	10626	-1.34	8.23
ڈیرہ غازی خان	10250	10250	9772	0.00	4.89
اوسط	**11645**	**11557**	**10407**	**0.81**	**11.91**

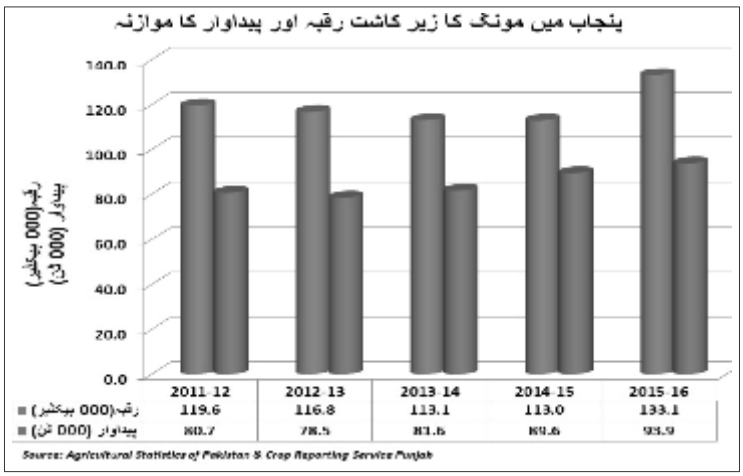
مونگ



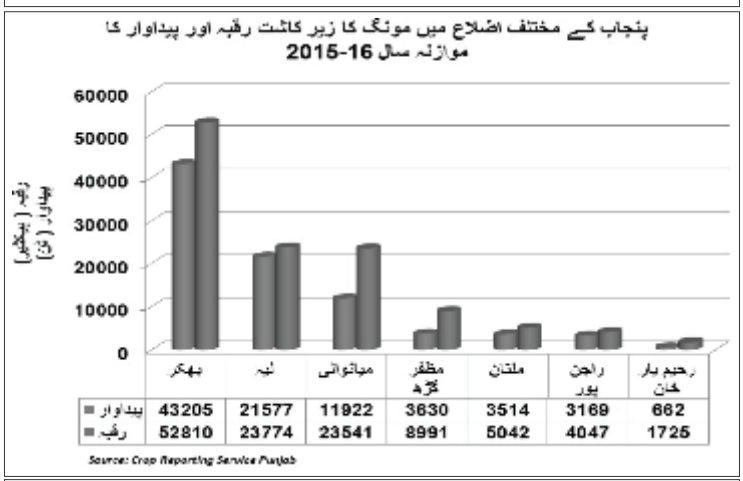


پاکستان میں مونگ کے گذشتہ سالوں کے پیداواری اعدادوشمار ظاہر کرتے ہیں کہ پاکستان میں مونگ کی پیداوار میں اضافے کا رجحان ہے اور دالوں میں صرف مونگ واحد ایک دال ہے جس میں پاکستان خود کفیل ہے۔ سال 12-2011 کے دوران مونگ کی مجموعی ملکی پیداوار93,000 ٹن تھی جو کہ سال15-2014 کے دوران بڑھ کر 98,900ٹن کی سطح پر پہنچ گئی۔جبکہ سال16-2015 کے دوران معمولی کمی کے بعد98,000ٹن کی سطح پر آنے کی توقع ہے۔پاکستان میں مونگ کی بڑھتی ہوئی پیداوار کی وجہ سے پاکستان کو مونگ دوسرے ممالک سے بہت ہی کم مقدار میں درآمد کرنا پڑتی ہے اور ملکی ضرورت کو مقامی پیداوار ہی سے پورا کیا جاتا ہے۔

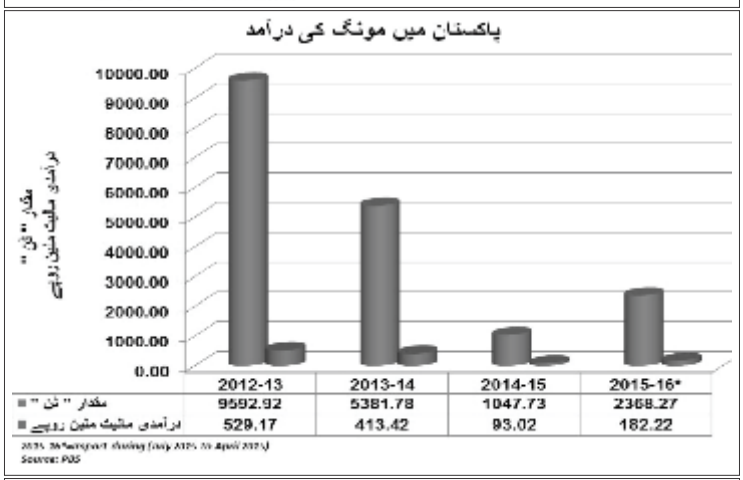
مونگ کی سال15-2014 کی مجموعی ملکی پیداوار میں صوبہ پنجاب 91 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے، صوبہ خیبر پختونخواہ 6 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے،صوبہ بلوچستان 2 فیصد حصہ کے ساتھ تیسرے اور صوبہ سندھ 1 فیصد حصہ کے ساتھ چوتھے نمبر پر ہے۔



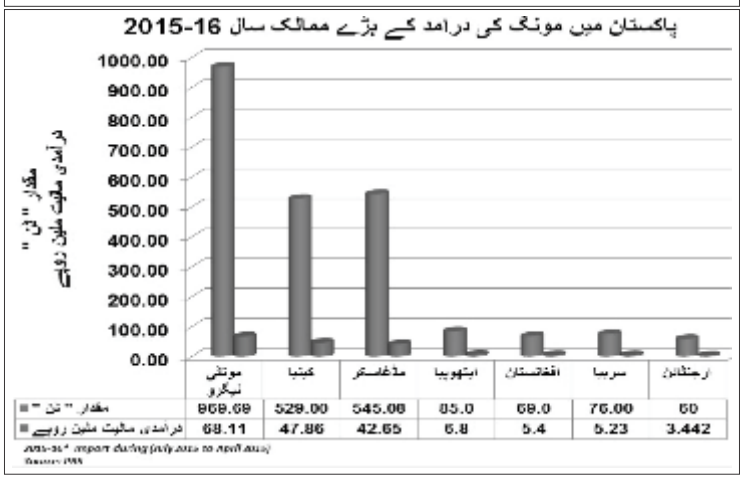
صوبہ پنجاب میں بھی مونگ کی پیداوار میں مجموعی طور پر اضافے کا رجحان ہے سال 12-2011 کے دوران مونگ کی مجموعی پیداوار 80,700 ٹن ریکارڈ کی گئی جو کہ سال 15-2014 تک بڑھ کر 89,600 ٹن کی سطح پر آ گئی۔ سال 16-2015 کے دوران اس میں مزید اضافہ ہوا اور یہ بڑھ کر 93,900 ٹن کی سطح پر جا پہنچی۔



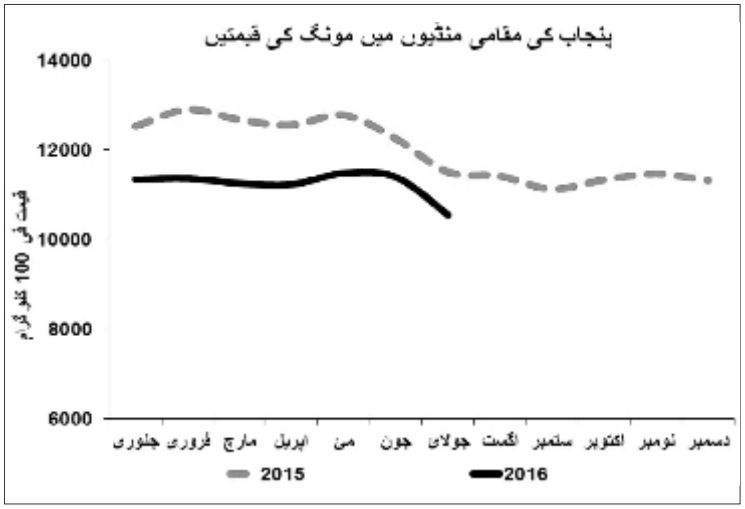
صوبہ پنجاب میں سال 16-2015 کے مونگ کے پیداواری اضلاع میں ضلع بھکر، لیہ، میانوالی، مظفر گڑھ، ملتان، راجن پور اور رحیم یار خان قابل ذکر ہیں۔



پاکستان میں رواں سال کے دوران مونگ کی درآمد نہ ہونے کے برابر ہے۔ سال 13-2012 کے دوران مونگ کی درآمد 9,593 ٹن تھی جو کہ سال 14-2013 کے دوران کم ہو کر 5,382 ٹن ہو گئی جبکہ سال 15-2014 کے دوران مزید کم ہو کر 1,048 ٹن کی سطح پر آ گئی۔ سال 16-2015 کے پہلے 10 مہینوں کے دوران 2,368 ٹن درآمد ریکارڈ کی گئی ہے۔



سال 16-2015 کے پہلے 10 مہینوں کے دوران مونگ کی زیادہ تر درآمد کینیا، مڈغاسکر، مونٹی نیگرو، افغانستان، سربیا، چین اور ارجنٹائن سے کی گئی۔

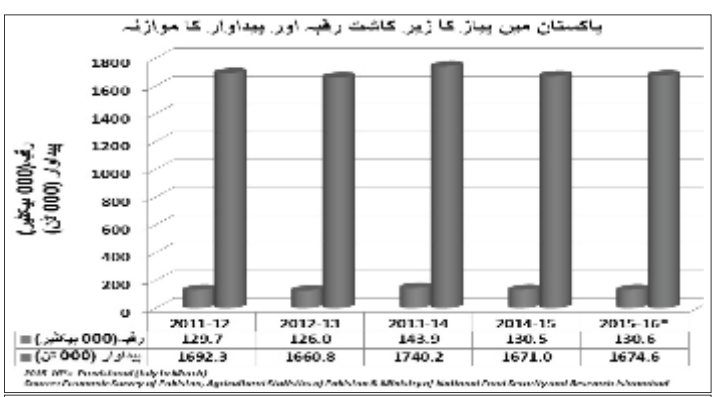


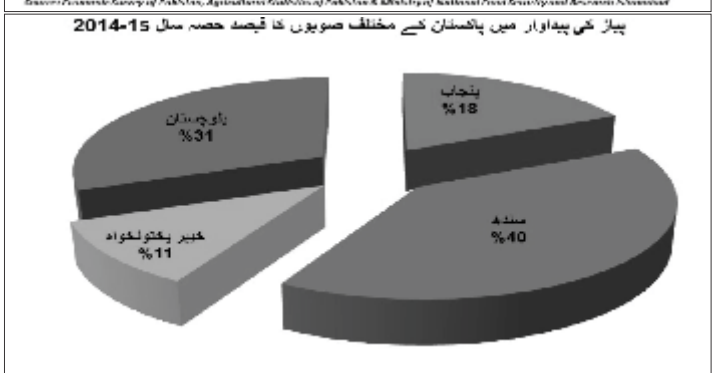
صوبہ پنجاب کی مقامی منڈیوں میں مونگ کی قیمتوں میں پچھلے ماہ کے مقابلہ میں کمی دیکھنے میں آئی۔ گذشتہ ماہ جون میں مونگ کی اوسط قیمت 11399 روپے فی سو کلوگرام تھی جو کہ اس جولائی میں 6.89 فیصد کمی کے ساتھ 10552 روپے فی سو کلوگرام ہوگئی۔ جبکہ گذشتہ سال جولائی کے مقابلے میں شرح کمی 6.98 فیصد ریکارڈ کی گئی۔ درج ذیل گوشوارہ میں جولائی کی قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال کی جولائی کی قیمتوں کے ساتھ موازنہ دیا گیا ہے۔ گذشتہ سال 16-2015 کی اچھی پیداوار اور اکتوبر 2016 میں مونگ کی نئی فصل آنے کی وجہ سے آئندہ دنوں میں مونگ کی قیمتوں میں مزید کمی کا رجحان برقرار رہے گا۔

قیمت روپے فی 100 کلوگرام

منڈی	جولائی (2016) کی قیمتیں	جون (2016) کی قیمتیں	جولائی (2015) کی قیمتیں	جولائی (2016) کی فیصد قیمتوں کا جون (2016) سے موازنہ	جولائی (2016) کی فیصد قیمتوں کا جولائی (2015) سے موازنہ
لاہور	9750	13344	13000	-26.93	-25.00
فیصل آباد	9292	10053	9042	-7.57	2.76
سرگودھا	8951	9366	9235	-4.43	-3.08
ملتان	10130	10480	10153	-3.33	-0.22
گوجرانوالہ	10140	12448	13653	-18.54	-25.73
اوکاڑہ	11056	11085	12101	-0.26	-8.63
راولپنڈی	11733	12732	14251	-7.84	-17.67
رحیم یار خان	12250	12250	11901	0.00	2.93
بہاولپور	11888	11979	10501	-0.76	13.20
ڈیرہ غازی خان	10333	10250	11272	0.81	-8.33
اوسط	**10552**	**11399**	**11511**	**-6.89**	**-6.98**

پیاز

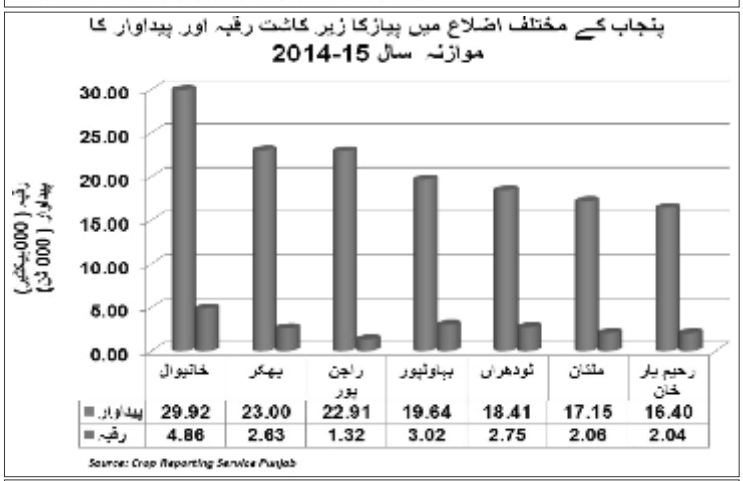


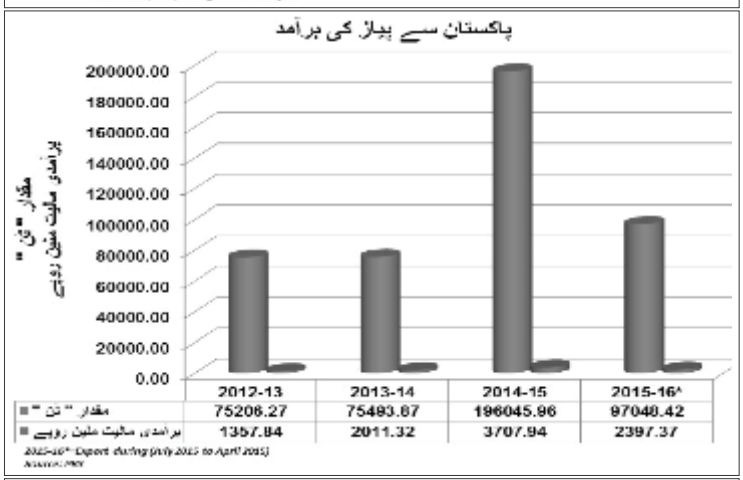


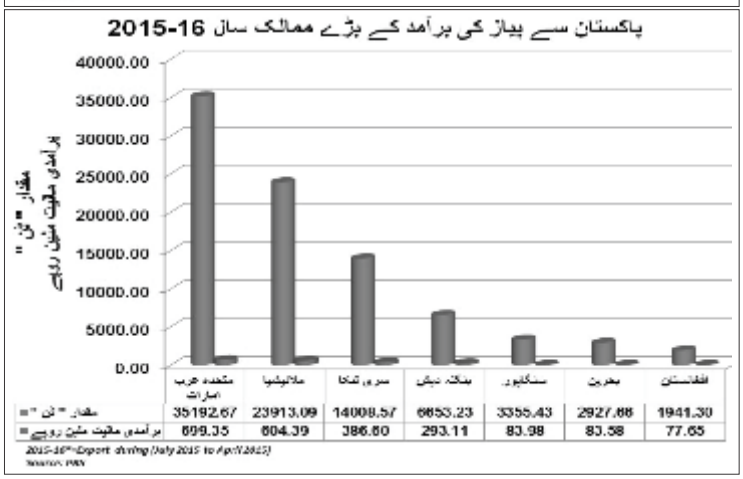
پاکستان میں پیاز کی پیداوار مسلسل اُتار چڑھاؤ کا شکار رہی ہے۔ سال 12-2011 کے دوران پیاز کی پیداوار 1.692 ملین ٹن تھی جس میں سال 13-2012 کے دوران کمی واقع ہوئی اور یہ 1.661 ملین ٹن کی سطح پر آ گئی مگر سال 14-2013 کے دوران پیاز کی پیداوار میں اضافہ ہوا اور یہ بڑھ کر 1.740 ملین ٹن ہوگئی۔ جبکہ سال 15-2014 کے دوران پیاز کی پیداوار ایک بار کمی کے بعد 1.671 ملین ٹن کی سطح پر پہنچ گئی اور سال 16-2015 کے دوران پیاز کی پیداوار معمولی سے اضافے کے بعد 1.675 ملین ٹن ہونے کی توقع ہے۔

سال 15-2014 کے دوران پیاز کی مجموعی ملکی پیداوار میں صوبہ سندھ 40 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے، صوبہ بلوچستان 31 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے، صوبہ پنجاب 18 فیصد حصہ کے ساتھ تیسرے اور صوبہ خیبر پختونخواہ 11 فیصد حصہ کے ساتھ چوتھے نمبر پر ہے۔







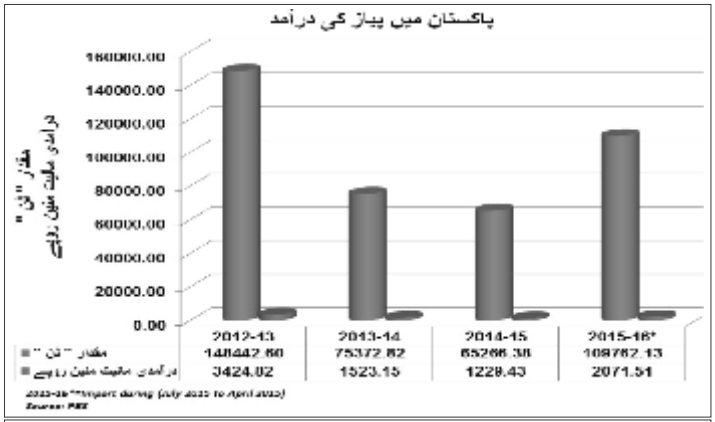


صوبہ پنجاب میں پیاز کی پیداوار بھی مسلسل اُتار چڑھاؤ کا شکار ہے۔ سال 2011-12 کے دوران پیاز کی پیداوار 3,61,800 ٹن تھی۔ سال 2012-13 کے دوران پیاز کی پیداوار کمی کے بعد 3,37,000 ٹن کی سطح پر پہنچ گئی سال 2013-14 کے دوران پیاز کی پیداوار میں اضافہ ہوا اور یہ 3,58,800 ٹن ہوگئی جبکہ سال 2014-15 کے دوران پیاز کی پیداوار میں پھر سے کمی واقع ہوئی اور یہ 3,03,200 ٹن رہ گئی۔ سال 2015-16 کے دوران پیاز کی پیداوار میں پچھلے ساتھ کی نسبت 3 فیصد اضافہ متوقع ہے اور یہ 3,12,340 ٹن ہوجائے گی۔

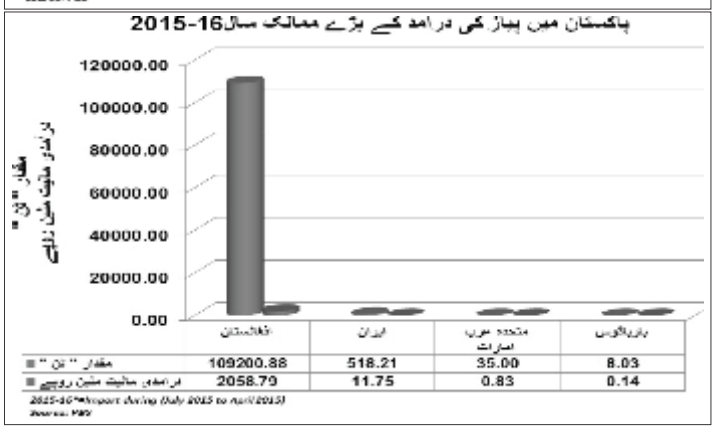
سال 2014-15 کے دوران صوبہ پنجاب میں پیاز کے پیداواری اعداد و شمار کے مطابق ضلع خانیوال پہلے، بھکر دوسرے، راجن پور تیسرے، بہاولپور چوتھے، لودھراں پانچویں، ملتان چھٹے اور رحیم یار خان ساتویں نمبر پر ہے۔

پاکستان کا پیاز دوسرے ممالک کو برآمد بھی کیا جاتا ہے۔ سال 2012-13 کے دوران پاکستان نے 75,206 ٹن پیاز برآمد کیا۔ سال 2013-14 کے دوران پیاز کی برآمد معمولی اضافے کے بعد 75,494 ٹن ریکارڈ کی گئی۔ سال 2014-15 کے دوران پیاز کی برآمد میں بہت بڑا اضافہ دیکھنے میں آیا اور پیاز کی برآمد بڑھ کر 1,96,046 ٹن کی سطح پر جا پہنچی۔ سال 2015-16 کے پہلے 10 مہینوں کے دوران پیاز کی برآمد 97,048 ٹن ریکارڈ کی گئی۔

سال 2015-16 کے دوران پاکستان نے پیاز کی زیادہ تر برآمد متحدہ عرب امارات، ملائیشیا، سری لنکا، بنگلہ دیش، سنگاپور، بحرین اور افغانستان جیسے ممالک کو کی۔



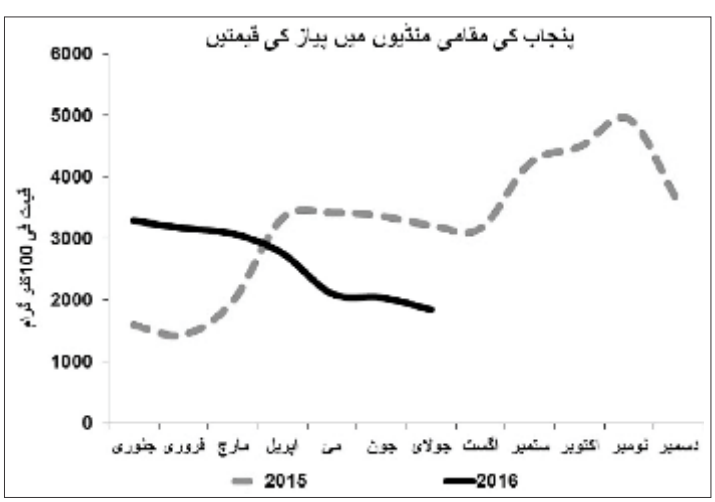
پاکستان ضرورت پڑنے پر پیاز دوسرے ممالک سے درآمد بھی کرتا ہے۔ پاکستان نے سال 2012-13 کے دوران 1,48,443 ٹن پیاز درآمد کیا جبکہ سال 2013-14 کے دوران پیاز کی درآمد کم ہو کر 75,373 ٹن کی سطح پر آ گئی۔ سال 2014-15 کے دوران پیاز کی درآمد میں مزید کمی آئی اور پیاز کی درآمد 65,266 ٹن ہو گئی۔ جبکہ سال 2015-16 کے پہلے 10 مہینوں کے دوران پاکستان 1,09,762 ٹن پیاز درآمد کر چکا ہے۔



پاکستان نے سال 2015-16 کے پہلے 10 مہینوں کے دوران پیاز کی زیادہ تر درآمد افغانستان، ایران، متحدہ عرب امارات اور ہالینڈ سے کی۔

پیاز پاکستان کے چاروں صوبوں میں پیدا ہوتا ہے اور مختلف اوقات میں مقامی منڈیوں میں دستیاب ہوتا ہے۔ ان دنوں مقامی منڈیوں میں پیاز کی آمد تمام صوبوں سے جاری ہے۔ جس کی وجہ سے مقامی منڈیوں میں پیاز کی قیمتوں میں کمی دیکھی گئی ہے مزید یہ کہ پنجاب کی پیداوار تقریباً ختم ہونے کے قریب ہے۔ نیچے دیئے گئے گوشوارہ میں مختلف صوبوں سے پیاز کے مقامی منڈی میں آنے کے اوقات ظاہر کئے گئے ہیں۔

صوبہ	پیاز کے بڑے پیداواری اضلاع	منڈی میں آنے کے اوقات
پنجاب	خانیوال، بھکر، بہاولپور، رحیم یار خان، اوکاڑہ، راجن پور، لودھراں وغیرہ	مارچ تا جولائی
سندھ	نواب شاہ، سانگھڑ، میر پور خاص، دادو، ٹنڈو اللہ یار وغیرہ	جون جولائی اور نومبر تا اپریل
خیبر پختونخواہ	سوات، دیر لوئر، دیر اپر، مہمند ایجنسی، خیبر وغیرہ	جون تا ستمبر
بلوچستان	نصیر آباد، چنگائی، قلات، کاران، آوران وغیرہ	جون تا نومبر

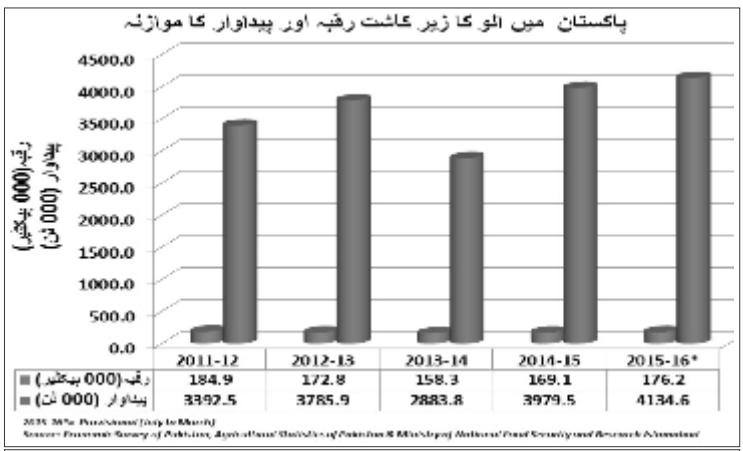


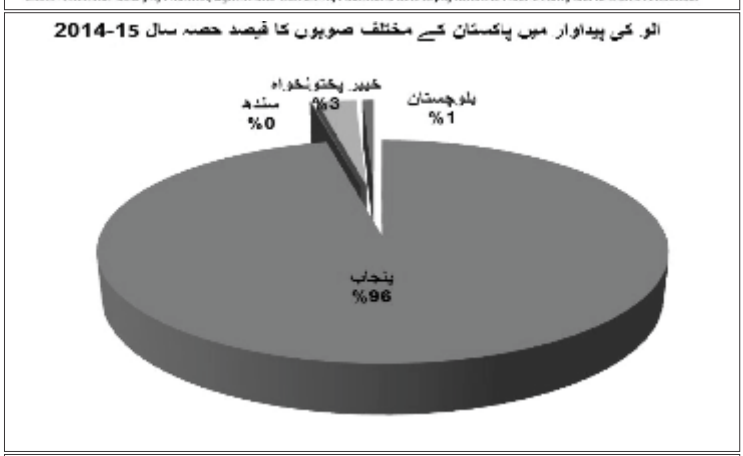
جولائی کے مہینے میں صوبہ پنجاب کی بڑی منڈیوں میں پیاز کی قیمتوں میں کمی دیکھنے میں آئی۔ جون کے دوران پیاز کی اوسط قیمت 2043 روپے فی سو کلو گرام تھی جو کہ جولائی میں کم ہو کر 1844 روپے فی سو کلو گرام ہو گئی۔ اس طرح شرح کمی 9.60 فیصد رہی۔ جبکہ گذشتہ سال جولائی کے مقابلے میں پیاز کی قیمتوں میں شرح کمی 42.54 فیصد رہی۔ درج ذیل گوشوارہ میں جولائی کی قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال کی جولائی کی قیمتوں کے ساتھ موازنہ دیا گیا ہے۔ آنے والے دنوں میں پیاز کی قیمتیں تقریباً موجودہ سطح پر برقرار رہیں گی۔

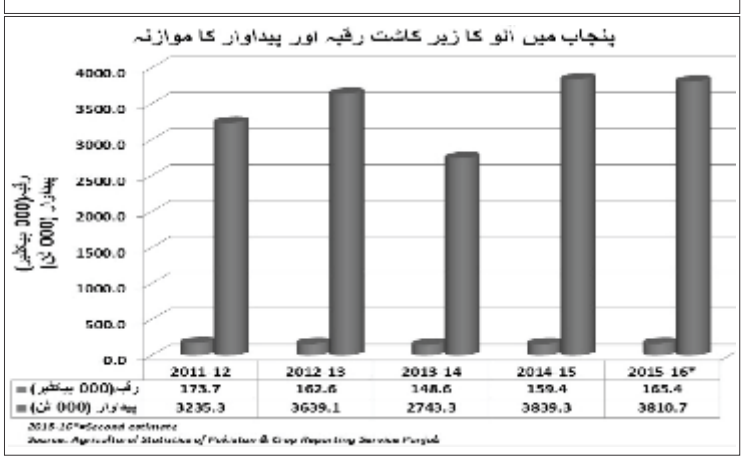
قیمت روپے فی 100 کلوگرام

منڈی	جولائی (2016) کی قیمتیں	جون (2016) کی قیمتیں	جولائی (2015) کی قیمتیں	جولائی (2016) کی فیصد قیمتوں کا جون (2016) سے موازنہ	جولائی (2016) کی فیصد قیمتوں کا جولائی (2015) سے موازنہ
لاہور	1970	2105	3293	-6.45	-40.18
فیصل آباد	1793	2167	3174	-17.29	-43.53
سرگودھا	1805	2107	3311	-14.34	-45.47
ملتان	1627	2000	2946	-18.65	-44.77
گوجرانوالہ	1902	2121	3034	-10.30	-37.30
اوکاڑہ	2091	2136	3419	-2.11	-38.84
راولپنڈی	2081	2198	3773	-5.30	-44.84
رحیم یار خان	1706	1717	3037	-0.65	-43.82
بہاولپور	1656	1972	3254	-16.03	-49.11
ڈیرہ غازی خان	1813	1905	2902	-4.83	-37.52
اوسط	**1844**	**2043**	**3214**	**-9.60**	**-42.54**

آلو



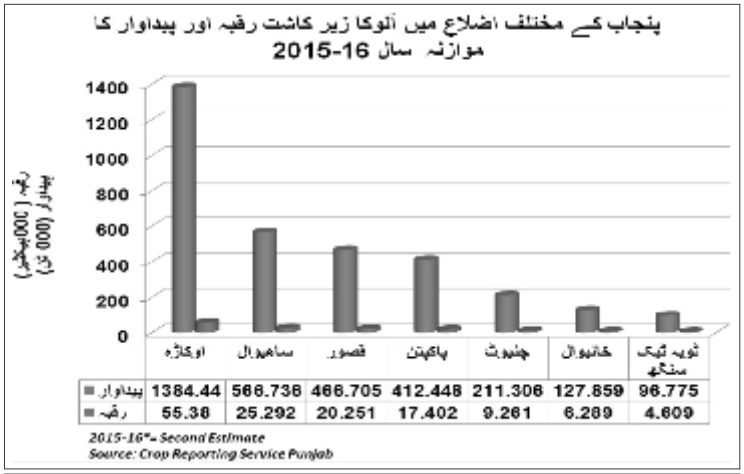




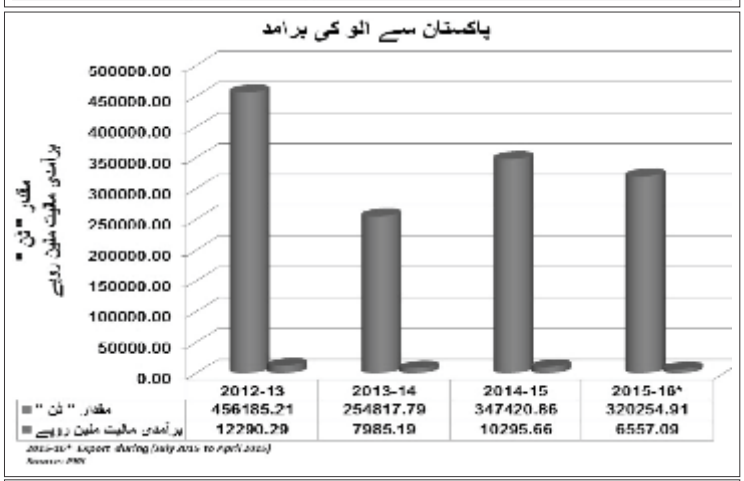
گذشتہ چند سالوں کے دوران پاکستان میں آلو کی پیداوار میں اُتار چڑھاؤ دیکھنے میں آتا ہے۔ سال 12-2011 کے دوران آلو کی مجموعی ملکی پیداوار 3.392 ملین ٹن تھی جو کہ سال 13-2012 کے دوران بڑھ کر 3.786 ملین ٹن کی سطح پر آ گئی اور سال 14-2013 کے دوران کم ہو کر 2.884 ملین ٹن رہ گئی۔ سال 15-2014 کے دوران آلو کی پیداوار میں اضافہ ہوا اور یہ بڑھ کر 3.979 ملین ٹن کی ریکارڈ سطح پر پہنچ گئی۔ سال 16-2015 کے دوران آلو کی پیداوار مزید بڑھ کر 4.135 ملین ٹن ہونے کی توقع ہے۔

سال 15-2014 کے دوران آلو کی مجموعی ملکی پیداوار میں صوبہ پنجاب 96 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے، صوبہ خیبر پختونخواہ 3 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے، صوبہ بلوچستان 1 فیصد حصہ کے ساتھ تیسرے اور صوبہ سندھ کا حصہ آلو کی پیداوار میں نہ ہونے کے برابر ہے۔

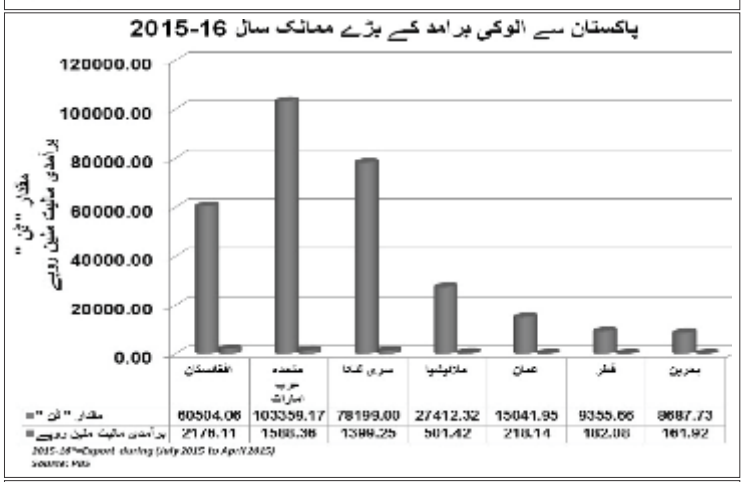
صوبہ پنجاب آلو کی پیداوار میں ملکی سطح پر خصوصی مقام رکھتا ہے۔ سال 12-2011 کے دوران آلو کی پیداوار 3.235 ملین ٹن تھی جو کہ سال 13-2012 کے دوران بڑھ کر 3.639 ملین ٹن کی سطح پر آ گئی اور سال 14-2013 کے دوران آلو کی پیداوار کم ہو کر 2.743 ملین ٹن کی سطح پر پہنچ گئی اور اس سال کے دوران ملک کو آلو کی کمی کا سامنا کرنا پڑا۔ سال 15-2014 کے دوران آلو کی پیداوار میں ایک بار پھر اضافہ ہوا اور یہ 3.839 ملین ٹن کی سطح پر آ گئی۔ سال 16-2015 میں آلو کی پیداوار معمولی کمی کے بعد 3.811 ملین ٹن ہونے کی توقع ہے۔



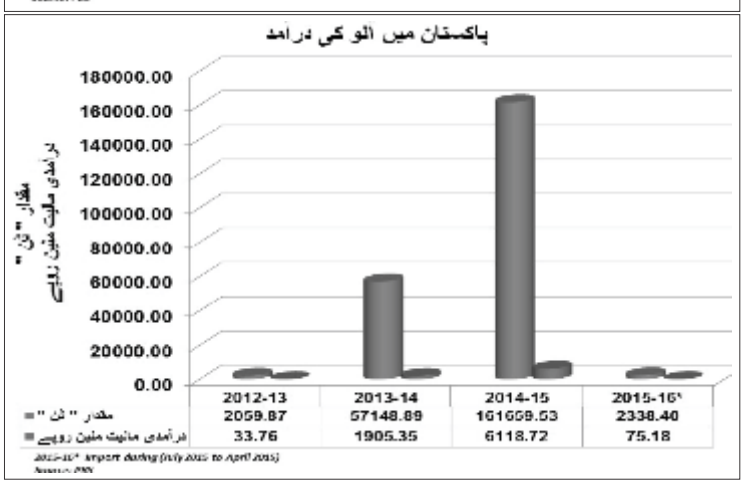
صوبہ پنجاب میں سال 2015-16 کے آلو کے پیداواری اعداد و شمار کے مطابق ضلع اوکاڑہ پہلے، ساہیوال دوسرے، قصور تیسرے، پاکپتن چوتھے، جنیوٹ پانچویں، خانیوال چھٹے اور ٹوبہ ٹیک سنگھ ساتویں نمبر پر ہے۔



پاکستان آلو کی ایک بڑی مقدار دوسرے ممالک کو برآمد کرتا ہے۔ سال 2012-13 کے دوران پاکستان نے 4,56,185 ٹن آلو برآمد کیا۔ سال 2013-14 کے دوران آلو کی برآمد کم ہوکر 2,54,818 ٹن کی سطح پر آ گئی۔ سال 2014-15 کے دوران آلو کی برآمد میں کچھ اضافہ ہوا اور یہ بڑھ کر 3,47,421 ٹن کی سطح پر آ گئی۔ جبکہ سال 2015-16 کے پہلے 10 مہینوں کے دوران آلو کی برآمد 3,20,255 ٹن ریکارڈ کی گئی۔



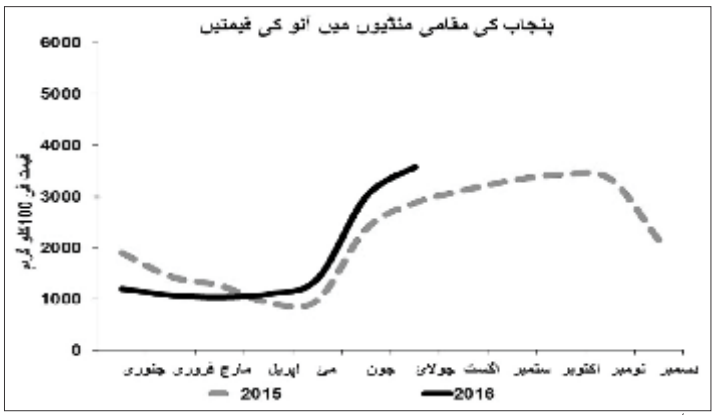
پاکستان نے سال 2015-16 کے پہلے 10 مہینوں کے دوران آلو کی زیادہ تر برآمد افغانستان، متحدہ عرب امارات، سری لنکا، ملائیشیا، عمان، قطر اور بحرین کو کی۔



آلو کی کمی کی صورت میں پاکستان کو آلو دوسرے ممالک سے درآمد بھی کرنا پڑتا ہے جیسا کہ سال 2013-14 کے دوران آلو کی درآمد 57,149 ٹن تھی جو کہ سال 2014-15 کے دوران بڑھ کر 1,61,659 ٹن کی سطح پر آ گئی۔ سال 2015-16 کے پہلے 10 مہینوں کے دوران آلو کی مجموعی درآمد 2338 ٹن ریکارڈ کی گئی۔

اِن دنوں مقامی منڈیوں میں صوبہ خیبر پختونخواہ کا نیا آلو دستیاب ہے اور اس کے ساتھ ساتھ صوبہ پنجاب کے مقامی کولڈ سٹورز کا آلو بھی منڈیوں میں دستیاب ہے۔ نیچے دیئے گئے گوشوارہ میں مختلف صوبوں سے آلو کے مقامی منڈی میں آنے کے اوقات ظاہر کئے گئے ہیں

صوبہ	آلو کے بڑے پیداواری اضلاع	منڈی میں آنے کے اوقات
پنجاب	اوکاڑہ، ساہیوال، پاکپتن، قصور، سیالکوٹ وغیرہ	نومبر تا جون
سندھ	خیرپور، نوشہرہ فیروز، شکارپور، نواب شاہ، سکھر وغیرہ	دسمبر تا جنوری
خیبر پختونخواہ	نوشہرہ، سوات، مردان، آپر دیر، چترال وغیرہ	جولائی تا نومبر
بلوچستان	قلات، پشین، قلعہ سیف اللہ، کوئٹہ، نصیر آباد وغیرہ	15 اگست تا اکتوبر

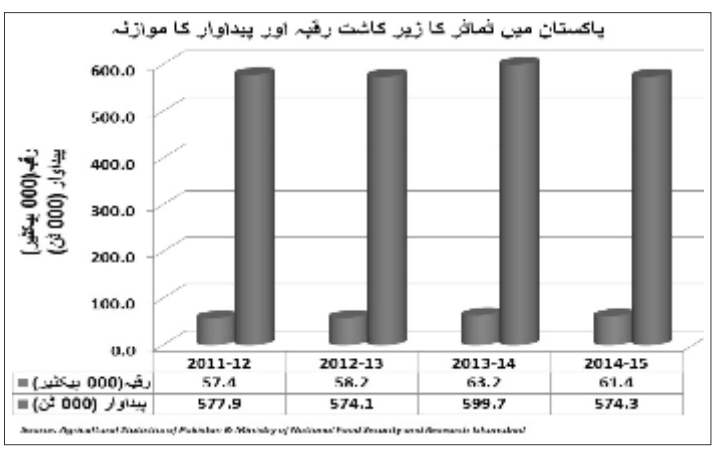


صوبہ پنجاب کی بڑی منڈیوں میں ماہ جون کے دوران آلو کی اوسط قیمت 3000 روپے فی سو کلو گرام تھی جو کہ جولائی میں بڑھ کر 3574 روپے فی سو کلو گرام ہوگئی۔ اس طرح شرح اضافہ 18.69 فیصد رہا اور پچھلے سال جولائی کی نسبت آلو کی قیمتوں میں 24.82 فیصد زیادہ دیکھنے میں آیا۔ درج ذیل گوشوارہ میں جولائی کی قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال کی جولائی کی قیمتوں کے ساتھ موازنہ دیا گیا ہے۔ کولڈ سٹورز کے آلو کی وافر مقدار میں دستیابی اور آنے والے دنوں میں صوبہ خیبر پختونخواہ سے نئے آلو کی رسد میں اضافہ کی وجہ سے آلو کی قیمتیں معمولی کمی بیشی کے ساتھ موجودہ سطح پر برقرار رہنے کی اُمید ہے۔

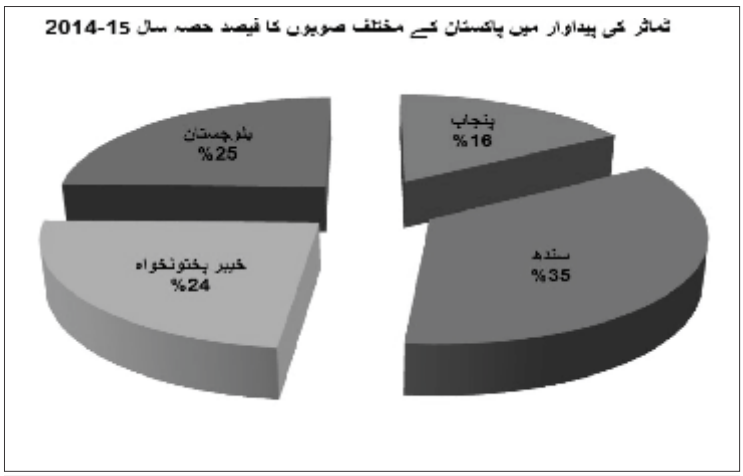
قیمت روپے فی 100 کلوگرام

منڈی	جولائی (2016) کی قیمتیں	جون (2016) کی قیمتیں	جولائی (2015) کی قیمتیں	جولائی (2016) کی فیصد قیمتوں کا جون (2016) سے موازنہ	جولائی (2016) کی فیصد قیمتوں کا جولائی (2015) سے موازنہ
لاہور	3406	2919	2513	16.66	35.56
فیصل آباد	3737	2883	2685	29.61	39.20
سرگودھا	3998	2968	3600	34.70	11.05
ملتان	3506	3451	2625	1.59	33.56
گوجرانوالہ	2568	2322	2268	10.60	13.25
اوکاڑہ	3443	2843	2877	21.09	19.66
راولپنڈی	2599	2567	2024	1.25	28.42
رحیم یار خان	5049	3656	4024	38.10	25.48
بہاولپور	3850	3433	3118	12.14	23.46
ڈیرہ غازی خان	3583	2958	3021	21.13	18.61
اوسط	**3574**	**3000**	**2875**	**18.69**	**24.82**

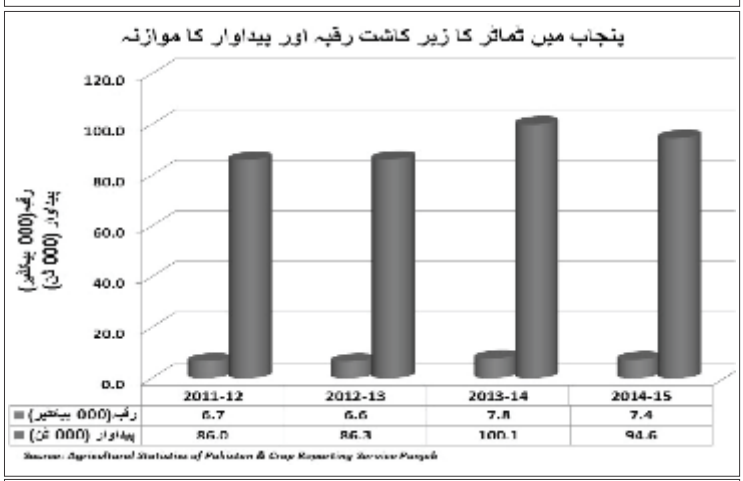
ٹماٹر



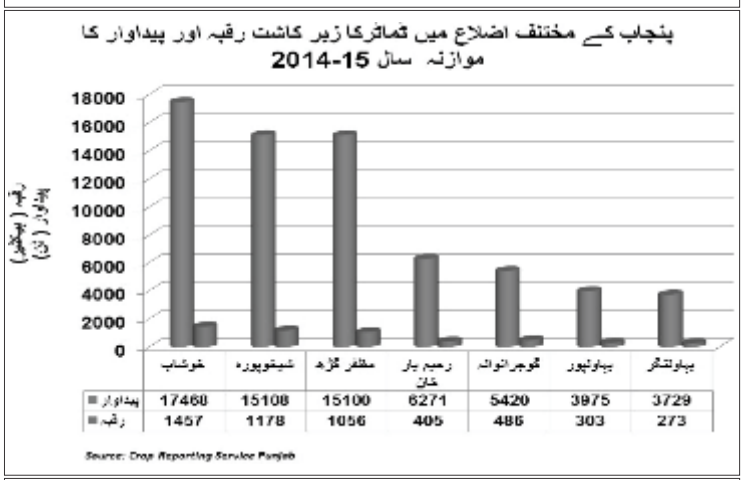
ٹماٹر کے پیداواری اعداد و شمار ظاہر کرتے ہیں کہ پاکستان میں سال 2011-12 کے دوران ٹماٹر کی پیداوار 5,77,900 ٹن تھی۔ سال 2012-13 کے دوران ٹماٹر کی پیداوار میں معمولی کمی ریکارڈ کی گئی اور ٹماٹر کی پیداوار کم ہوکر 5,74,100 ٹن ہوگئی۔ سال 2013-14 کے دوران ٹماٹر کی پیداوار بڑھ کر 5,99,700 ٹن کی سطح پر آ گئی اور سال 2014-15 کے دوران دوبارہ کم ہوکر 5,74,300 کی سطح پر آ گئی۔



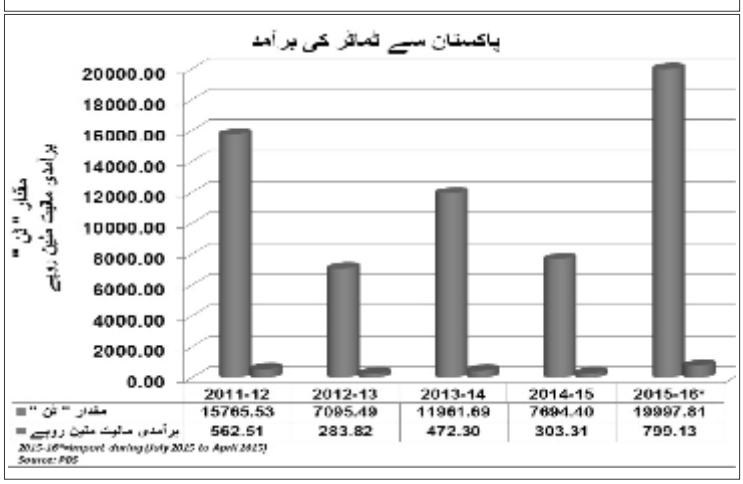
پاکستان میں ٹماٹر کے پیداواری اعداد وشمار کے مطابق سال 2014-15 میں ملکی پیداوار میں صوبہ سندھ 35 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے، صوبہ بلوچستان 25 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے، صوبہ خیبر پختونخواہ 24 فیصد حصہ کے ساتھ تیسرے اور صوبہ پنجاب 16 فیصد حصہ کے ساتھ چوتھے نمبر پر ہے۔



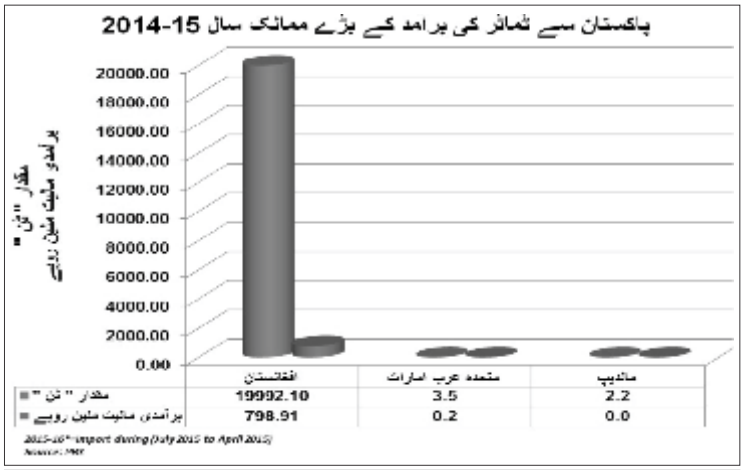
صوبہ پنجاب میں گذشتہ سالوں کے ٹماٹر کے پیداواری اعداد وشمار ظاہر کرتے ہیں کہ ٹماٹر کی پیداوار میں مجموعی طور پر مسلسل اضافے کا رجحان ہے۔ سال 2011-12 کے دوران صوبہ پنجاب میں ٹماٹر کی مجموعی پیداوار 86,000 ٹن تھی جو کہ سال 2012-13 کے دوران معمولی اضافہ کے ساتھ 86,300 ٹن ہوگئی سال 2013-14 کے دوران اس میں مزید اضافہ ہوا اور یہ بڑھ کر 1,00,100 ٹن کی سطح پر آ گئی۔ جبکہ سال 2014-15 کے دوران ٹماٹر کی پیداوار معمولی کمی کے بعد 94,600 ٹن کی سطح پر پہنچ گئی۔ سال 2015-16 کے دوران ٹماٹر کی پیداوار 14 فیصد اضافے کے ساتھ 1,08,030 ٹن ہونے کی توقع ہے



سال 2014-15 کے دوران صوبہ پنجاب میں ٹماٹر کے بڑے پیداواری اضلاع میں ضلع خوشاب، شیخوپورہ، مظفرگڑھ، رحیم یار خان، گوجرانوالہ، بہاولپور اور بہاولنگر بالترتیب بڑے اضلاع ہیں۔



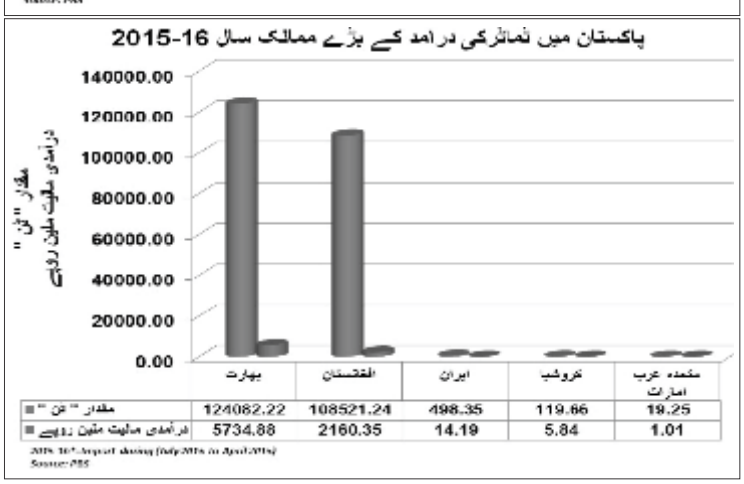
پاکستان سے ٹماٹر کی کچھ مقدار دوسرے ممالک کو برآمد بھی کی جاتی۔ سال 2012-13 کے دوران پاکستان نے 7095 ٹن ٹماٹر برآمد کیا جبکہ سال 2013-14 کے دوران ٹماٹر کی برآمد بڑھ کر 11,962 ٹن کی سطح پر آ گئی اور سال 2014-15 کے دوران پاکستان سے ٹماٹر کی برآمد ایک بار پھر کم ہوکر 7,694 ٹن رہ گئی۔ سال 2015-16 کے پہلے 10 ماہ کے دوران پاکستان 19,998 ٹن ٹماٹر برآمد کر چکا ہے۔



سال 16-2015 کے پہلے 10 ماہ کے دوران ٹماٹر کی برآمد افغانستان، متحدہ عرب امارات اور مالدیپ کو کی۔



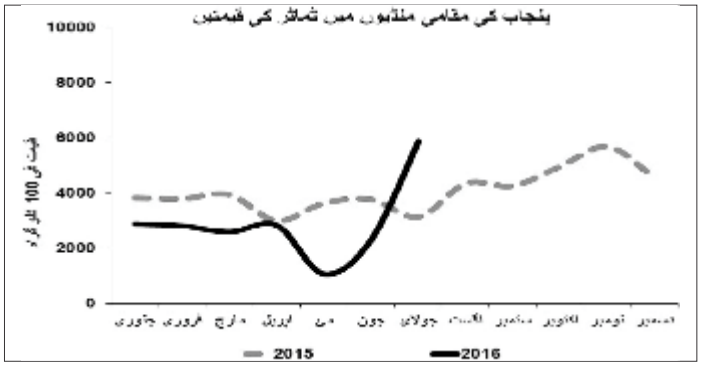
پاکستان کو ٹماٹر کے معاملہ میں ہر سال کمی کا سامنا ہوتا ہے جس کی وجہ سے پاکستان کو ٹماٹر درآمد کرنا پڑتا ہے۔ پاکستان نے سال 13-2012 کے دوران 2,70,816 ٹن ٹماٹر درآمد کیا۔ سال 14-2013 کے دوران ٹماٹر کی درآمد بڑھ کر 2,90,846 ٹن ہوگئی۔ اسی طرح سال 15-2014 کے دوران ٹماٹر کی درآمد کم ہوکر 2,23,285 ٹن کی سطح پر آگئی۔ سال 16-2015 کے پہلے 10 مہینوں کے دوران پاکستان 2,33,241 ٹن ٹماٹر درآمد کر چکا ہے۔



پاکستان نے سال 16-2015 کے پہلے 10 مہینوں کے دوران ٹماٹر کی درآمد بھارت، افغانستان، ایران، کروشیا اور متحدہ عرب امارات سے کی۔

ان دنوں مقامی منڈیوں میں ٹماٹر کی آمد صوبہ خیبر پختونخواہ اور صوبہ بلوچستان سے ہورہی ہے اس کے ساتھ ساتھ انڈیا سے بھی ٹماٹر کی آمد کا سلسلہ ایک بار پھر شروع ہو چکا ہے جس میں بتدریج اضافہ ہورہا ہے۔ آنے والے دنوں میں مقامی منڈیوں میں ٹماٹر کی قیمتوں میں استحکام رہے گا۔ جس کی بنیادی وجہ آنے والے دنوں میں قلعہ سیف اللہ (بلوچستان) سے ٹماٹر کی آمد کا شروع ہونا ہے۔ درج ذیل گوشوارہ میں مختلف صوبوں سے ٹماٹر کے مقامی منڈی میں آنے کے اوقات ظاہر کئے گئے ہیں

صوبہ	ٹماٹر کے بڑے پیداواری اضلاع	منڈی میں آنے کے اوقات
پنجاب	گوجرانوالہ، مظفرگڑھ، ننکانہ صاحب، رحیم یار خان، شیخوپورہ وغیرہ	اپریل تا جون
سندھ	بدین، ٹھٹہ، میرپور خاص، کراچی، ٹنڈو محمد خان وغیرہ	دسمبر تا اپریل
خیبر پختونخواہ	سوات، مہمند ایجنسی، مالاکنڈ، چارسدہ وغیرہ	جون تا نومبر
بلوچستان	قلعہ سیف اللہ، بارکھان، کوئٹہ، جعفر آباد، نصیر آباد، قلات وغیرہ	آخر جون تا 15 نومبر

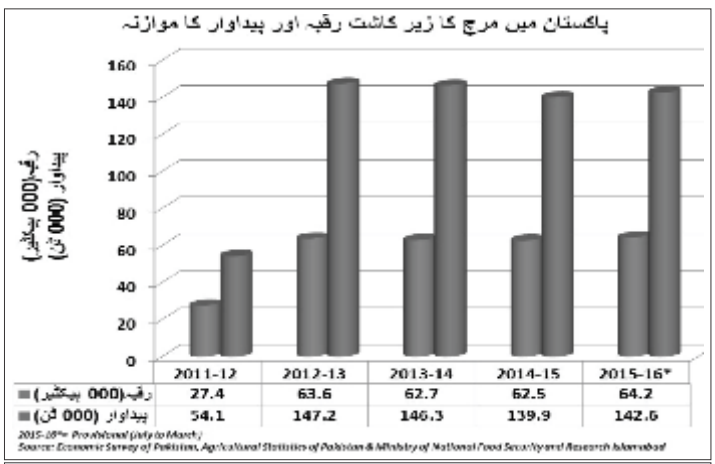


صوبہ پنجاب کی بڑی منڈیوں میں جون کے مہینہ میں ٹماٹر کی اوسط قیمت 2305 روپے فی سو کلوگرام تھی۔ جو کہ جولائی میں بڑھ کر 5871 روپے فی سو کلوگرام ہوگئی اور شرح اضافہ 155.67 فیصد رہا اور پچھلے سال جولائی کی نسبت 88.71 فیصد زیادہ رہیں۔ درج ذیل گوشوارہ میں جولائی کی قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال کی جولائی کی قیمتوں کے ساتھ موازنہ دیا گیا ہے۔

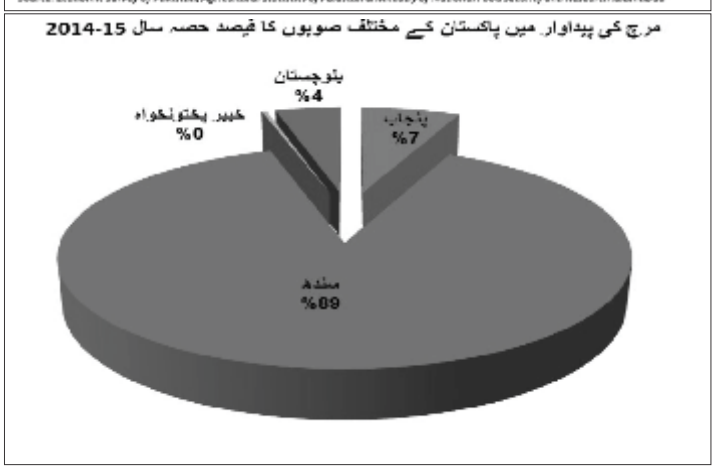
قیمت روپے فی 100 کلوگرام

منڈی	جولائی (2016) کی قیمتیں	جون (2016) کی قیمتیں	جولائی (2015) کی قیمتیں	جولائی (2016) کی فیصد قیمتوں کا جون (2016) سے موازنہ	جولائی (2016) کی فیصد قیمتوں کا جولائی (2015) سے موازنہ
لاہور	6702	2446	3380	173.99	98.26
فیصل آباد	5911	2390	3132	147.36	88.76
سرگودھا	5796	2348	3427	146.87	69.10
ملتان	5096	2341	2928	117.71	74.01
گوجرانوالہ	5881	2177	2796	170.08	110.32
اوکاڑہ	6049	2217	3648	172.81	65.83
راولپنڈی	6324	2266	2682	179.02	135.78
رحیم یار خان	5196	2335	3166	122.56	64.12
بہاولپور	6592	2106	3111	212.99	111.92
ڈیرہ غازی خان	5160	2419	3053	113.32	68.98
اوسط	**5871**	**2305**	**3132**	**155.67**	**88.71**

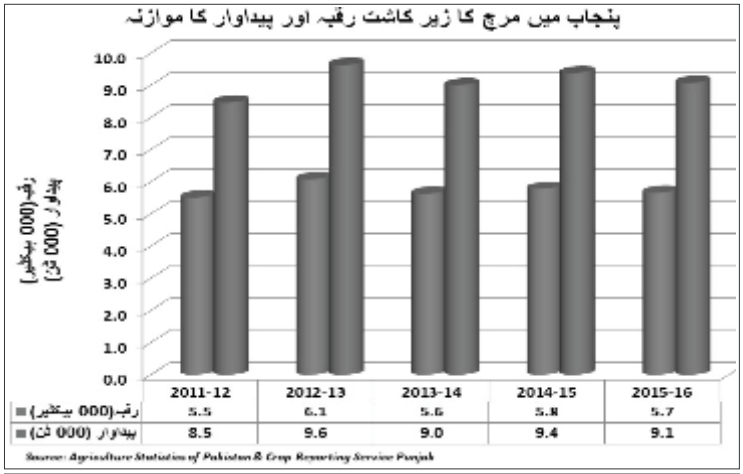
سرخ مرچ



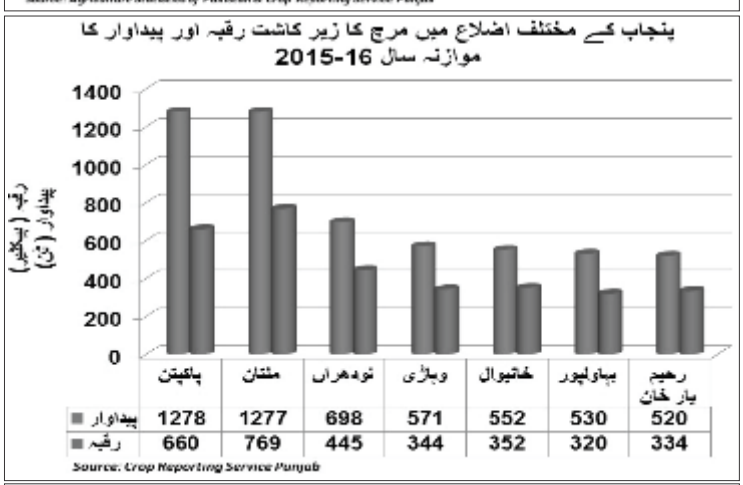
گذشتہ چند سالوں کے دوران پاکستان میں مرچ کی پیداوار میں اُتار چڑھاؤ دیکھنے میں آیا ہے۔ سال 12-2011 کے دوران مرچ کی مجموعی ملکی پیداوار 54,100 ٹن تھی۔ جبکہ سال 13-2012 کے دوران مرچ کی پیداوار میں کافی بہتری ریکارڈ کی گئی اور یہ بڑھ کر 1,47,200 ٹن ہوگئی۔ سال 14-2013 کے دوران مرچ کی پیداوار معمولی کمی کے ساتھ 1,46,300 ٹن کی سطح پر آ گئی۔ جبکہ سال 15-2014 کے دوران مرچ کی پیداوار ایک بار پھر کم ہوکر 1,39,900 ٹن کی سطح پر آ گئی۔ جو کہ سال 16-2015 کے دوران معمولی اضافہ کے ساتھ 1,42,600 ٹن ہونے کی توقع ہے۔



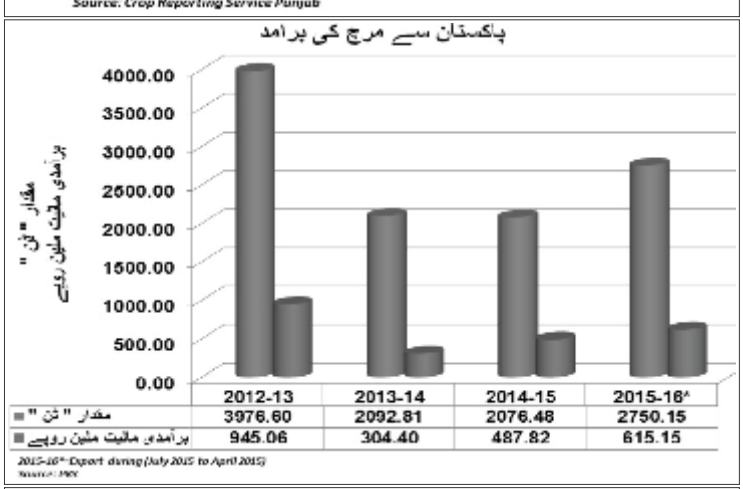
سال 15-2014 کے دوران مرچ کی مجموعی ملکی پیداوار میں صوبہ سندھ 89 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے، صوبہ پنجاب 7 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے، صوبہ بلوچستان 4 فیصد حصہ کے ساتھ تیسرے اور صوبہ خیبر پختونخواہ کا مرچ کی مجموعی ملکی پیداوار میں حصہ نہ ہونے کے برابر ہے۔



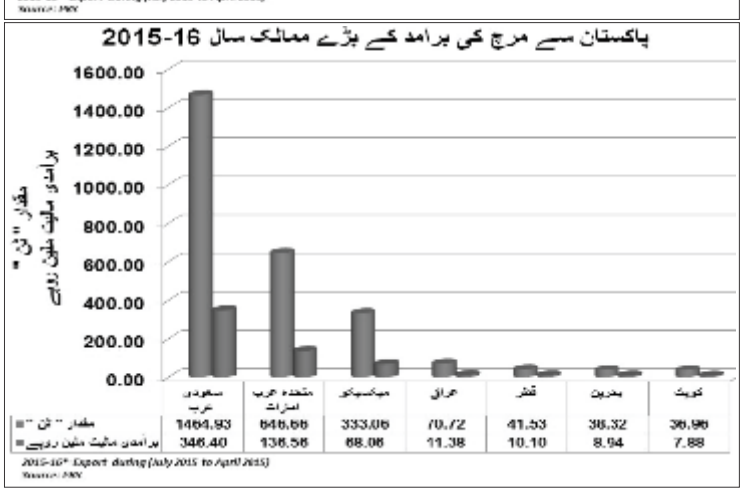
صوبہ پنجاب میں مرچ کے گذشتہ پانچ سالوں کے پیداواری اعداد وشمار کے مطابق سال 2011-12 کے دوران مرچ کی پیداوار 8,500 ٹن تھی اور سال 2012-13 کے دوران مرچ کی پیداوار بڑھ کر 9,600 ٹن کی سطح پر آ گئی جبکہ سال 2013-14 کے دوران مرچ کی پیداوار معمولی کمی کے بعد 9,000 ٹن کی سطح پر ریکارڈ کی گئی۔ جبکہ سال 2014-15 کے دوران مرچ کی پیداوار بڑھ کر 9,400 ٹن کی سطح پر پہنچ گئی۔ جس میں سال 2015-16 میں ایک بار پھر کمی ہوئی اور یہ 9,100 ٹن ہوگئی۔



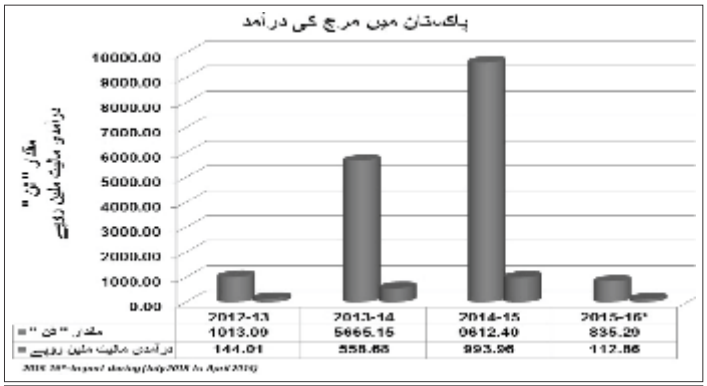
سال 2015-16 کے دوران صوبہ پنجاب میں مرچ کے پیداواری اعداد وشمار کے مطابق پاکپتن، ملتان، لودھراں، وہاڑی، خانیوال، بہاولپور اور رحیم یار خان بالترتیب مرچ کے بڑے پیداواری اضلاع ہیں۔



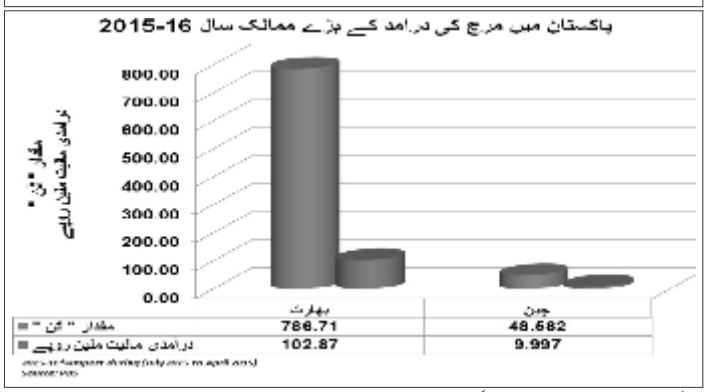
پاکستان سرخ مرچ دوسرے ممالک کو برآمد بھی کرتا ہے۔ سال 2012-13 کے دوران پاکستان نے 9 7 7 , 3 ٹن سرخ مرچ برآمد کی۔ سال 2013-14 کے دوران مرچ کی برآمد کم ہو کر 2,093 ٹن کی سطح پر آ گئی۔ سال 2014-15 کے دوران سرخ مرچ کی برآمد میں مزید کمی واقع ہوئی یہ 2,076 ٹن کی سطح پر آ گئی جبکہ سال 2015-16 کے پہلے 10 مہینوں کے دوران پاکستان 2,750 ٹن سرخ مرچ برآمد کر چکا ہے۔



سال 2015-16 کے پہلے 10 مہینوں کے دوران پاکستان نے سرخ مرچ کی زیادہ تر برآمد سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، میکسیکو، عراق، قطر، بحرین اور کویت کو کی۔



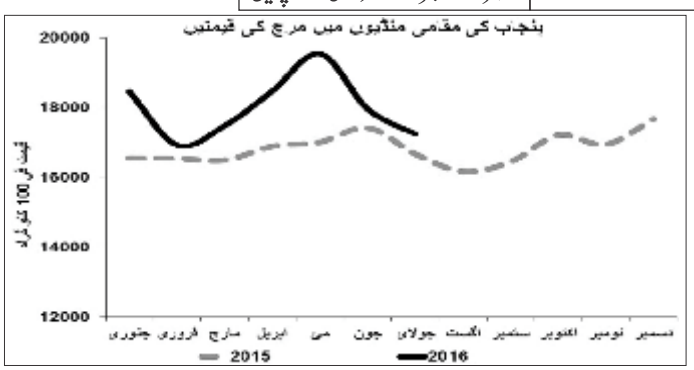
پاکستان سرخ مرچ کی ملکی ضرورت کو پورا کرنے کیلئے سرخ مرچ دوسرے ملکوں سے درآمد بھی کرتا ہے۔سال 13-2012 کے دوران سرخ مرچ کی مجموعی درآمد 1,013 ٹن رہی جو کہ سال 14-2013 کے دوران بڑھ کر 5,665 ٹن ہوگئی۔سال 15-2014 کے دوران سرخ مرچ کی درآمد میں مزید اضافہ ریکارڈ کیا گیا اور سرخ مرچ کی درآمد 9,612 ٹن کی ریکارڈ سطح پر پہنچ گئی۔سال 16-2015 کے پہلے 10 مہینوں کے دوران پاکستان 835 ٹن مرچ درآمد کر چکا ہے۔



پاکستان نے سال 16-2015 کے پہلے 10 مہینوں کے دوران سرخ مرچ بھارت اور چین سے درآمد کی۔

نیچے دیئے گئے گوشوارہ میں مختلف صوبوں سے سرخ مرچ کے منڈی میں آنے کے اوقات ظاہر کئے گئے ہیں۔ان دنوں پنجاب کی مرچ مقامی منڈیوں میں آرہی ہے جو کہ اس ماہ کے آخر تک دستیاب رہے گی اس کے بعد ستمبر سے سندھ کی مرچ مقامی منڈیوں میں آنا شروع ہوجائے گی۔آنے والے دنوں میں مرچ کی قیمتوں میں استحکام رہے گا۔

صوبہ	مرچ کے بڑے پیداواری اضلاع	منڈی میں آنے کے اوقات
پنجاب	ملتان،قصور، وہاڑی، خانیوال، پاکپتن وغیرہ	مئی تا اگست
سندھ	بدین، عمرکوٹ، میرپورخاص، ٹھٹہ، سانگھڑ	ستمبر سے نومبر اور فروری سے اپریل



جون کے مہینے میں صوبہ پنجاب کی بڑی منڈیوں میں سرخ مرچ کی اوسط قیمت 17956 روپے فی سو کلوگرام تھی۔ جو کہ جولائی میں کم ہو کر 17243 روپے فی سو کلوگرام ہوگئی۔اور شرح کمی 3.66 فیصد رہی۔ جبکہ سرخ مرچ کی قیمتیں پچھلے سال جولائی کی نسبت 3.83 فیصد زیادہ رہیں۔ درج ذیل گوشوارہ میں جولائی کی قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال جولائی کی قیمتوں کے ساتھ موازنہ دیا گیا ہے۔

قیمت روپے فی 100 کلوگرام

منڈی	جولائی (2016) کی قیمتیں	جون (2016) کی قیمتیں	جولائی (2015) کی قیمتیں	جولائی (2016) کی فیصد قیمتوں کا جون (2016) سے موازنہ	جولائی (2016) کی فیصد قیمتوں کا جولائی (2015) سے موازنہ
لاہور	17440	18749	15874	-6.98	9.87
فیصل آباد	14500	14500	14501	0.00	-0.01
سرگودھا	20112	21125	18978	-4.80	5.97
ملتان	16669	19129	18417	-12.86	-9.49
گوجرانوالہ	17485	17459	16253	0.15	7.58
اوکاڑہ	18141	18691	18916	-2.95	-4.10
راولپنڈی	17152	18254	17450	-6.04	-1.71
رحیم یار خان	16925	16025	15501	5.62	9.18
بہاولپور	17003	18632	15787	-8.74	7.70
ڈیرہ غازی خان	17000	1700	15001	0.00	13.32
اوسط	**17243**	**17956**	**16668**	**-3.66**	**3.83**

ایگری مارکیٹنگ راؤنڈاپ کو حاصل کرنے کیلئے ہمارے ضلعی دفاتر سے رابطہ کریں

نمبر شمار	نام	ایڈریس	فون نمبر
1	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) لاہور	محکمہ زراعت (معاشیات وتجارت) 21 ڈیوس روڈ لاہور	042-36287707
2	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) شیخوپورہ	مارکیٹ کمیٹی شیخوپورہ	056-3781130
3	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) قصور	نزد شناختی کارڈ آفس قصور	049-2771439
4	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) ننکانہ صاحب	معرفت مارکیٹ کمیٹی ننکانہ صاحب	056-2874647
5	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) گوجرانوالہ	محلہ حبیب اللہ جیلانی گلی نمبر 6، فرید ٹاؤن نزد سیالکوٹ میرج ہال، گوجرانوالہ	055-9200201
6	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) نارووال	معرفت مارکیٹ کمیٹی نارووال	0542-410837
7	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) گجرات	معرفت مارکیٹ کمیٹی نزد ریلوے اسٹیشن گجرات	053-3534576
8	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) منڈی بہاؤالدین	معرفت مارکیٹ کمیٹی منڈی بہاؤالدین	0546-508268
9	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) سیالکوٹ	حاجی پورہ کیمپ ڈسکہ روڈ، سیالکوٹ	052-3240405
10	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) حافظ آباد	معرفت مارکیٹ کمیٹی حافظ آباد	0547-520700
11	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) اٹک	اٹک	057-2522488
12	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) راولپنڈی	معرفت ٹشو کلچر (ریسرچ) آفس مری روڈ، راولپنڈی	051-9292050
13	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) چکوال	محلہ فاروقی نزد دلبر دربار چکوال	0543-553106
14	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) جہلم	معرفت مارکیٹ کمیٹی جہلم	0544-9270191
15	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) سرگودھا	W بلاک مکان نمبر 20 گلی نمبر 6 نیو سٹلائیٹ ٹاؤن، سرگودھا	048-3214911
16	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) خوشاب	بلاک نمبر 14 مکان نمبر 67، جوہر آباد	0454-920176
17	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) میانوالی	محلہ گوشالہ یثرب سٹریٹ میانوالی	0459-230885
18	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) بھکر	منڈی ٹاؤن بھکر	0453-9200162
19	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) فصیل آباد	معرفت مارکیٹ کمیٹی فیصل آباد	041-9200539
20	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) جھنگ	ریسٹ ہاؤس غلہ منڈی، جھنگ	047-9200102
21	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) چنیوٹ	کلب روڈ نزد باجوہ ہسپتال، چنیوٹ	047-6332544
22	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) ٹوبہ ٹیک سنگھ	ٹوبہ ٹیک سنگھ	0462-9239039
23	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) ملتان	G-54 شاہ رُکن عالم کالونی ملتان	061-9220178
24	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) لودھراں	معرفت مارکیٹ کمیٹی لودھراں	0608-9200041
25	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) خانیوال	B-W-16 بلاک پیپلز کالونی خانیوال	065-9200328
26	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) وہاڑی	F-78 بلاک نزد پارک وہاڑی	067-3362907
27	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) ساہیوال	مکان نمبر 280 عمر بلاک شاداب ٹاؤن ساہیوال	040-9239027
28	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) پاکپتن	الغفار ہاؤس، مولوی منظور روڈ نزد نگینہ چوک، پاکپتن	0457-352918
29	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) اوکاڑہ	گلی نمبر 5 امیر کالونی اوکاڑہ	044-9200274
30	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) بہاولنگر	بہاولنگر	063-9239027
31	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) بہاولپور	نیو صادق کالونی نزد دبئی پیلس بخاری منزل بہاولپور	062-9255549
32	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) رحیم یار خان	مکان نمبر A/14-11 زمیندارہ کالونی ٹرسٹ کالونی روڈ رحیم یار خان	068-5875240
33	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) ڈیرہ غازی خان	ڈیرہ غازی خان	064-9260495
34	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) مظفر گڑھ	بلڈنگ نمبر I-436- نزد شیروانی چوک ریلوے روڈ مظفر گڑھ	066-9200079
35	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) راجن پور	32- نیو غلہ منڈی ڈیرہ روڈ راجن پور	0604-688629
36	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) لیہ	لیہ	0606-410565

ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ (مارکیٹنگ ونگ)
حکومت پنجاب
21-ڈیوس روڈ، لاہور
فون: 042-99201094 , 99204229
Website: www.amis.pk